REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

REGD. NO. P. 67.

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۲

شمارہ ۴۶

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ	۱۰ روپے
ششماہی	۵ روپے
ممالکِ غیر	۲۰ روپے
فی پرچہ	۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۹ر شوال ۱۳۹۳ ہجری — ۱۵ر نبوت ۱۳۵۲ ہش — ۱۵ر نومبر ۱۹۷۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۳ر نبوت (نومبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب آف لنڈن کی زبانی معلوم ہوا کہ حضور ربوہ میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ حضور انور نے ۲ر نومبر کو جمعہ کی نماز پڑھائی اور کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ پر ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۱۳ر نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب یورپ اور انگلستان کے احمدیہ مشنز کا دورہ فرما رہے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ اور بخیریت واپس دارالامان میں لائے۔

★— قادیان میں سیدہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدُ للہ۔

★— محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔

نائیجیریا میں تبلیغِ اسلام

ہوٹلوں اور لائبریریوں میں قرآنِ کریم کے نسخوں کی پیشکش۔ قرآن کریم سے متعلق معلومات بہم پہنچانے کیلئے نمائش اور سمپوزیم کا انعقاد۔ مجلسِ شوریٰ کا انعقاد اور تبلیغ و اشاعتِ اسلام سے متعلق اہم فیصلے احمدیہ سکول کانو میں ایک تقریب۔ دو صد افراد کا قبولِ اسلام

رپورٹ سہ ماہی از اپریل تا جون ۱۹۷۳ء

از مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے امیر و مشنری انچارج نائیجیریا

سالِ رواں کی دوسری سہ ماہی میں جماعت احمدیہ نائیجیریا کو بفضلہ تعالیٰ بعض نہایت ہی منفرد اور نمایاں اسلامی خدمات کو بجالانے کی توفیق ملی جس کا اثر تمام نائیجیریا میں محسوس کیا گیا۔ خاص طور پر اشاعتِ قرآن مجید کے سلسلہ میں جماعت کی مساعی کو مختلف طبقات کی طرف سے بہت سراہا گیا ان مساعی کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے۔

بینڈل ہوٹل مِنّین میں قرآن کریم کے نسخوں کی پیش کش:

جماعت احمدیہ نائیجیریا نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اشاعتِ قرآن کریم کے سلسلہ میں مبارک خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو ہوٹلوں اور لائبریریوں میں مہم شروع کی ہے وہ بفضلہ تعالیٰ مقبولیت حاصل کر رہی ہے پروگرام کے مطابق پہلے متعدد سٹیٹس کے بڑے ہوٹل میں قرآن مجید کو پیش کیا جا رہا ہے۔ گذشتہ سہ ماہی میں مڈ ویسٹ سٹیٹ کے دار الخلافہ مِنّین میں حال ہی میں ایک نیا ہوٹل تعمیر ہوا ہے جس کا نام بینڈل ہوٹل ہے۔ چونکہ یہ ہوٹل گورنمنٹ کے انتظام کے تحت ہے اس لئے مکرم گورنر صاحب کو اس مبارک تحفہ کو قبول کرنے کے لئے تحریر کیا گیا انہوں نے اپنی طرف سے اس تحفہ کو قبول کرنے کے لئے کمشنر آف جسٹس و اٹارنی جنرل کو مقرر فرمایا۔ لیگوس سے خاکسار کے ہمراہ عزیزم مکرم نواب منصور احمد خان صاحب اور مکرم مالم ایم۔ ایم حبیب (جو اس ریاست کے رہنے والے ہیں) روانہ ہوئے اور ۱۶ر اپریل کو کمشنر صاحب موصوف کے دفتر میں اس تحفہ کو پیش کیا گیا۔ اس وقت جماعت کے متعدد افراد کے علاوہ مینجر ہوٹل اور گورنمنٹ کے بعض افسران موجود تھے۔ وادی سے مکرم شکیل احمد صاحب منیر بھی شمولیت کے لئے آئے اور انہوں نے ضروری انتظامات میں بہت تعاون فرمایا جزاھم اللہ۔

خاکسار نے اپنے ایڈریس میں جماعت احمدیہ کے مختصر تعارف کے بعد جماعت کی طرف سے اشاعتِ قرآن کریم کی مہم کا ذکر کیا۔ اور حکومت کی طرف سے اس تحفہ کو قبول کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ مکرم کمشنر صاحب موصوف نے گورنر صاحب کی طرف سے اور سٹیٹ حکومت کی طرف سے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے اس عظیم الہامی کتاب کو لوگوں کے فائدہ کے لئے مہیا فرمایا۔ مینجر ہوٹل نے انتظامیہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتے ہوئے اس امر کا ذکر کیا کہ حال ہی میں ان کو بائیبل بطور تحفہ ملی ہے اور اب جماعت کی طرف سے قرآن مجید کی پیش کش ایک بہت بڑی کمی کو پورا کرنے کا باعث ہوگی۔ مکرم کمشنر صاحب کی طرف سے حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد مکرم مینجر صاحب کی دعوت پر ہم ہوٹل دیکھنے کے لئے گئے۔ اس تقریب کی خبر بمعہ فوٹو مڈ ویسٹ کے مشہور اخبار آبزرور میں شائع ہوئی۔

اشاعتِ قرآنِ مجید کے اس عظیم الشان پروگرام کو نائیجیریا کی تمام ریاستوں میں وسیع سے وسیع تر کیا جا رہا ہے۔ اور منصوبہ کے مطابق تمام ہوٹلوں اور لائبریریوں اور تعلیمی اداروں میں قرآن کریم پہنچایا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ عنقریب نارتھ سنٹرل سٹیٹ کے دار الحکومت Kaduna میں قرآن کریم کے نسخے پیش کرنے کا ارادہ ہے۔

نمائشِ قرآنِ مجید:

عرصہ زیر رپورٹ میں قرآن کریم کی اشاعت اور تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے لیگوس کی سنٹرل لائبریری کے ہال میں ایک نہایت خوبصورت اور قرآن مجید کے شایانِ شان نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ یہ نمائش جو اپنی نوعیت کی پہلی نمائش تھی اس کا انعقاد (۲۸ر اپریل سے ۷ر مئی تک) ہوا۔ اس نمائش کی پوسٹرز کے ذریعہ [illegible] پبلسٹی کی گئی۔ اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ اس کی تشہیر کی گئی اور شہر کی چیدہ چیدہ شخصیات کو بذریعہ دعوتی کارڈز مدعو کیا گیا۔

نمائش کے افتتاح کے لئے [illegible] کی ایک نامور مسلمان شخصیت الحاج ڈاکٹر [illegible] (جو لیگوس یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہ چکے ہیں) [illegible]

جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح ۱۳۵۲ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۳ء منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے بیاسیویں (۸۲) جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح ۱۳۵۲ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۳ء مقرر کی گئی ہیں۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے، تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

اَلۡمُعۡلِن: ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر، صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۵ر نبوت ۱۳۵۲ ہش

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تخت و تاج

حکومتِ ہند کی کارروائی اپنی جگہ پر قابلِ ستائش ہے کہ اس نے امریکی ہفتہ وار رسالہ ٹائم کی ۵ر نومبر کی اشاعت کی فروخت یا تقسیم پر پابندی لگادی ہے۔ اس لئے کہ اس میں حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خیالی تصویر شائع کی گئی اور اس میں حضورؐ کو اپنے متبعین عربوں کو کمان کرتے دکھایا گیا ہے اس سے دنیا کے تمام مسلمانوں کی دلآزاری ایک لازمی امر ہے۔ اسی دلآزاری کے پیشِ نظر ہی حکومتِ ہند کی طرف سے یہ اقدام کیا گیا۔ (پرتاپ جالندھر ۸/۱۱/۷۳ صا ملخصاً)

لیکن اصل سوال تو ان لوگوں کی ایسی نازیبا اور مذموم حرکت کا ہے جو آئے دن اس طرح کوئی نہ کوئی دلآزار کھیل کھیلتے رہتے ہیں۔ اگر اس بات کی تہہ تک پہنچا جائے تو اس کے پیچھے وہ عناد اور دشمنی ہے جو مسیحی پادریوں نے اسلام کے بارہ میں عوام کے دلوں میں اسلام کی نسبت پیدا کر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ ایک بڑی تعداد ان غیر مسلموں کی ایسی ہے جو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان سے قطعی ناواقف اور بے علم ہے۔ اگرچہ اب زمانہ پہلے سے بہت کچھ بدل چکا ہے، عوام کے خیالات میں اسلام کی نسبت بہت تبدیلی آچکی ہے۔ لیکن اسلام اور بانیٔ اسلام کی اصل مرغوب تصویر دلوں میں مرتسم ہونے میں ابھی کچھ وقت لگے گا۔

جہاں تک ظاہری تصویر کا معاملہ ہے اس بارہ میں غیر اسلامی دُنیا بالخصوص مغربی لوگوں کے خیالات و نظریات قطعی مختلف ہیں۔ تصویر خواہ خیالی ہو یا اصلی اس بارہ میں یہ لوگ زیادہ سنجیدہ نہیں ہیں۔ علاوہ ازیں اس زمانہ میں اب تو یہ ایک عام بات ہو چکی ہے کہ ہر اخبار یا رسالہ کے اندر مضمون کے ساتھ متعلقہ تصاویر بھی دی جائیں۔ اس موقعہ پر اگر کیمرہ کی اصلی تصاویر میسّر ہوں تو وہ من پسند طریق سے دے دی جاتی ہیں۔ اور اگر اصلی میسّر نہ آئیں تو خیالی تصاویر بنا دینے میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھا جاتا۔ ان علاقوں کے بڑے سے بڑے اور سمجھدار آدمی بھی اس معاملہ میں زیادہ گہرائی میں جانے کو تیار نہیں ہیں۔ اور اسے معمولی بات سمجھتے ہیں۔ درانحالیکہ اہلِ اسلام اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں خصوصیت سے بہت ہی نازک احساسات رکھتے ہیں۔ چونکہ حضور کی اصلی تصویر تو ہے نہیں اس لئے وہ حضور کی کسی ایسی تصویر کا بھی زیبِ قرطاس ہونا برداشت نہیں کر سکتے جو محض خیال کی پیداوار ہو۔

اس صورتِ حال میں یہ مسلمانوں کا کام ہے کہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں اور معقولیت کی راہ سے مغربی دُنیا کے خیالات میں انقلاب لائیں۔ کیونکہ وہاں کے بیشتر لوگ محض عدمِ علم اور عدمِ معرفت کے سبب ایسا کرتے ہیں۔ پھر جب پادریوں کی اسلام کے لئے حاسدانہ اور معاندانہ مساعی بھی اس میں ممد ہو جائیں تو مسلمان خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کس قدر بڑی ذمہ داری ان پر آن پڑتی ہے۔

جماعتِ احمدیہ ایک عرصہ سے اس نوع کی مثبت جدوجہد میں مصروفِ عمل ہے۔ وہ یورپ، امریکہ اور تمام ایسے ممالک میں اپنی وسعت کے مطابق وہاں کے رہنے والوں کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی حقیقی معرفت پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کو اس بارہ میں خاصی کامیابی بھی حاصل ہو رہی ہے۔ دُنیا کے خیالات بتدریج بدل رہے ہیں۔ ایسا کرنے میں تحریکِ جدید کی مبارک تحریک نے نمایاں کام کیا ہے جس کے تحت ان ممالک میں احمدیہ مسلم مشنز کھولے گئے۔ اور اسلام اور بانیٔ اسلام کی شانِ ارفع سے لوگوں کو واقف و آگاہ کیا جاتا ہے۔

آج سے ۳۹ سال قبل یہ مبارک تحریک جاری کی گئی۔ اب اس کا چالیسواں سال شروع ہوا ہے۔ تحریکِ جدید کا نیا مالی سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے تحریکِ جدید کے سالِ نو کا آغاز ہو چکا ہے مرکزی دفتر تحریکِ جدید کی طرف سے تمام جماعتوں کو فارم ہائے وعدہ جات تحریکِ جدید پُر کرنے اور اس کے مطابق آئندہ سال کے لئے اس مد میں چندہ ادا کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہو جانے کی تلقین کی جا چکی ہے۔ تحریکِ جدید کو جاری ہوئے اب چالیسواں سال شروع ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے محبوب بندے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خدائی القاء کے تحت ۱۹۳۴ء میں یہ مبارک تحریک جماعت کے سامنے پوری تفصیل کے ساتھ رکھی اور احبابِ جماعت کو مالی، جانی اور دوسری متنوع قربانیوں کے لئے دعوت دی جماعت کے دوستوں نے بھی اس پر نہایت درجہ والہانہ طریق پر لبیک کہا اور آج جب کہ ایک لمبا وقت اس پر گذر رہا ہے اس مبارک تحریک کے شاندار اور ٹھوس نتائج سب کے سامنے ہیں۔ ساری دُنیا میں تبلیغِ اسلام کا کام ایک تنظیم کے تحت جاری کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس کے لئے روپے کی ضرورت تھی۔ خدا نے حضرت مصلح موعود کی زبان سے نکلی ہوئی بات میں ایسی برکت دی کہ احبابِ جماعت نے بڑے خلوص اور محبت کے ساتھ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے افراد کی ضرورت تھی۔ جو خدا کے دین کی اشاعت و خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرتے۔ خدا تعالیٰ نے سینکڑوں نوجوانوں کو اس کی سعادت بخشی۔ انہوں نے زندگیاں وقف کیں اور آج بیسیوں کی تعداد میں شب و روز میدانِ عمل میں موجود ہیں جبکہ ان کی جگہ لینے کے لئے دوسری پارٹی ہمہ وقت تیار کھڑی اس بات کی منتظر رہتی ہے کہ کب خلیفۂ وقت کی طرف سے آواز آئے اور وہ ابراہیمی طیور کی طرح یاتینک سعیًا کا عملی نمونہ دکھاتے ہوئے میدانِ عمل میں پہنچ جائیں۔ علماء نے اپنے علم کو دینِ متین کی خدمت میں لگا دیا۔ ایسا لٹریچر تیار کیا، جو آج سچی روحانیت کے لئے تڑپ رہی دُنیا کے لئے آبِ حیات کا کام دیتا ہے۔ وہ لوگ جو کسی وقت پیارے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام اور آپ کے لائے ہوئے پیارے دین سے قطعاً نا آشنا تھے۔ اور اپنی ناواقفیت کی بنا پر بسا اوقات آپ کی شان میں گستاخی بھی کر گزرتے تھے۔ یہ تحریکِ جدید کی برکت ہے۔ اور اس کے مجاہدین کی شبانہ روز کی محنتِ شاقہ کا نتیجہ کہ انہیں میں سے ہزاروں اور لاکھوں خوش قسمت نفوس آج اسی پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے دل میں عشق و محبت کا ایک دریا موجزن پاتے اور آپ کے لائے ہوئے آخری پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے سلسلہ کے مرکزی مبلغین کے شانہ بشانہ وہ بھی جہادِ کبیر کے لئے جوق در جوق چلے آتے ہیں ——!!

تفصیل کی تو یہاں گنجائش نہیں صرف براعظم افریقہ کو ہی لے لیں۔ احمدی مبلغین کے پہنچنے سے قبل اس سرزمین میں مسیحیت بڑی تیزی سے پھیل رہی تھی۔ نہ صرف پھیل رہی تھی بلکہ مسیحی منّاد یہ طے کر چکے تھے کہ بس یہ علاقہ مسیحیت کا گڑھ بن جانے والا ہے۔ اور بلا شرکتِ غیرے تثلیث کا جھنڈا لہرانے لگے گا۔ لیکن تحریکِ جدید کے مجاہدین کے پہنچ جانے اور مہدیٔ معہود کے علم کلام کو اپنے سینوں میں رکھ کر تبلیغِ اسلام میں ان کے مصروف ہو جانے کے نتیجہ میں تھوڑے ہی وقت میں اس براعظم کی صورتِ حال بدل گئی۔ مسیحی منّادوں کے خواب پریشان ہونے لگے۔ اُن کے قدم آگے بڑھنے کی بجائے نہ صرف وہیں رُک گئے بلکہ پیچھے ہٹنے لگے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا، تحریکِ جدید کو جاری کرنے والے مبارک وجود نے جب اپنے ان سرفروش رُوحانی سپاہیوں کو میدانِ عمل کی طرف بھیجا تھا تو ان کو اس امر کی تلقین کی تھی کہ:-

"پھیل جاؤ دنیا میں، پھیل جاؤ مشرق میں، پھیل جاؤ مغرب میں، پھیل جاؤ شمال میں، پھیل جاؤ جنوب میں، پھیل جاؤ یورپ میں، پھیل جاؤ امریکہ میں، پھیل جاؤ جزائر میں، پھیل جاؤ چین میں، پھیل جاؤ جاپان میں، اور پھیل جاؤ دنیا کے کونے کونے میں، یہاں تک کہ دُنیا کا کوئی گوشہ، دُنیا کا کوئی ملک اور دُنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس تم پھیل جاؤ جیسے صحابہؓ پھیلے، پھیل جاؤ جیسے قرونِ اولیٰ کے مسلمان پھیلے۔ تم جہاں جاؤ، اپنی عزت کے ساتھ سلسلے کی عزت قائم کرو۔ جہاں پھرو اپنی ترقی کے ساتھ سلسلے کی ترقی کا موجب بنو"۔

(خطبہ جمعہ ۱۵ر فروری ۱۹۳۶ء الفضل جلد ۲۳ نمبر ۲۱)

کچھ عرصہ بعد اس مبارک وجود نے پھر احمدیوں کو اُن کے اصل کام کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ان ولولہ انگیز الفاظ میں جماعت کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خطاب فرمایا:-

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ اس نوبت کو پھر اس زور سے بجاؤ کہ دُنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دلوں کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں۔ اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے **تحریکِ جدید** کو جاری کیا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ **محمد رسول اللہؐ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے، تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہؐ کو دینا ہے اور محمد رسول اللہؐ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دُنیا میں قائم ہونی ہے۔** پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں، وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو۔ اور تم دُنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ"۔

(سیرِ رُوحانی جلد سوم تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء)

اسی سے ملتے جلتے الفاظ تھے حضور رضی اللہ عنہ کے اُس خطاب کے جو حضورؓ نے اس سے اگلے سال جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر فرمایا۔ اسی خطاب کا ایک آخری حصہ جو تحریکِ جدید سے متعلق ہے ہم آج کی اشاعت میں بطور تبرک نقل کر رہے ہیں۔ اس کا ایک حصہ اخبار بدر کی ایک گزشتہ اشاعت میں دفتر وکیل المال کی طرف سے اپنے اعلان میں دیا گیا۔ یہ اعلان ہمارے ایک غیر از جماعت دوست نے پڑھا تو

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۵۴ء کے مبارک اجتماع میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احباب جماعت سے خطاب

تحریک جدید کی اہمیت ___ اور ___ اس کے شاندار تبلیغی نتائج

نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی قربانیوں سے یہ ثابت کر دیں کہ آج کی نسل پہلی نسل سے پیچھے نہیں بلکہ آگے ہے ___!!

فرمودہ ۲۷ر دسمبر سنہ ۱۹۵۴ء

فرمایا:۔

اس کے بعد میں تحریک جدید کی طرف جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جوں جوں کام بڑھتا چلا جاتا ہے اس کے مطابق تدبیر بھی بڑھتی چلی جانی چاہیئے۔ تمہارے ذمہ جو کام ہیں وہ اتنے عظیم الشان ہیں کہ دُنیا کے پردہ پر اس زمانہ میں کسی کے ذمہ وہ کام نہیں۔ ایک زمانہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ بڑا بوجھ تھا صحابہؓ پر۔ چند صحابہؓ تھے۔ جن پر دُنیا کی اصلاح فرض تھی۔ پر اب تو وہ صحابہ زندہ نہیں۔ اگر آج وہ صحابہؓ زندہ ہوتے تو میں تمہیں کہتا کہ دیکھو یہ تم سے زیادہ بوجھ اُٹھا رہے ہیں۔ مگر وہ تو فوت ہو چکے۔ اب تمہارا زمانہ ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس وقت بھی دنیا میں کوئی جماعت ہے جس پر اتنا بوجھ ہو جتنا تم پر ہے۔ اور تمہارا کام ایسا ہے جو روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جتنا تم چندہ دیتے ہو اتنا ہی تم اگلے چندے کے لئے اپنے آپ کو مجبور کرتے ہو۔ کیونکہ جب تم چندہ دیتے ہو، ہم کہتے ہیں بھئی یہ روپیہ ضائع نہ ہو۔ ایک مشن اور کھول دو۔ جب ہم وہ مشن کھولتے ہیں تو اب اس مشن کو چلانے کے لئے پھر روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر تمہیں کہتے ہیں اور دو۔ ہم دو یا چار یا پانچ مشن کھول کر بند کر دیتے تو خرچ نہ بڑھتا۔ مگر جوں جوں تم چندہ دیتے چلے جاتے ہو ہم کام بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اور جوں جوں کام بڑھتا چلا جاتا ہے پھر ہم کو اور روپیہ مانگنا پڑتا ہے۔ گویا ہماری مثال بالکل اسی قسم کی ہو گئی ہے جیسے کہتے ہیں کسی چیتے نے کوئی سِل پڑی ہوئی دیکھی تو وہ سِل کو چاٹنے لگا سِل چونکہ کھُردری ہوتی ہے اس سے خون بہا جسے کھا کر اسے مزہ آیا۔ پھر اُس نے اور چاٹی۔ اس نے سمجھا شاید میں سِل کھا رہا ہوں۔ حالانکہ اصل میں وہ اپنی زبان ہی کھا رہا تھا۔ ہوتے ہوتے اس کی ساری زبان گھِس گئی۔ اسی طرح تم بھی گویا اپنی زبان کھا رہے ہو۔ لیکن فرق یہ ہے کہ چیتے نے تو زبان کھائی تھی اپنے مزے کے لئے۔ اور تم زبان کھا رہے ہو خدا کے لئے۔ اس کو تو اس کی زبان کا بدلہ نہیں ملتا۔ مگر تم جس کے لئے زبان کھا رہے ہو وہ زبان پیدا کرنے والا ہے۔ بلکہ سارا وجود ہی پیدا کرنے والا ہے۔ اس لئے تمہارے لئے یہ خطرہ نہیں ہو سکتا کہ تمہاری زبان گھِس جائے تو پھر کیا ہوگا۔ اس لئے کہ پھر دوسری زبان تم کو مِل جائے گی۔ پھر تیسری زبان مل جائے گی۔ پھر چوتھی زبان مل جائے گی۔ گو میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اور بعض دفعہ تو کہہ بھی دیتے ہیں کہ یہ بوجھ زیادہ بڑھایا جا رہا ہے حقیقت یہ ہے کہ جب میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو میں اس بات کا بھی قائل ہوں کہ خلیفہ کوئی ایسی بات نہیں کر سکتا جس کو کہ بعد میں پورا نہ کیا جا سکے۔ کوئی اس کو مبالغہ کہہ لے، کوئی اس کو خود پسندی کہہ لے۔ کوئی کچھ کہہ لے۔ مگر میرا یہ یقین ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ لازمی نتیجہ ہے اس بات کا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ کہ جو بھی خلیفہ کام شروع کرے گا، وہ اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہوگا۔ اور جب وہ ضروری ہوگا تو جماعت کے اندر اس کی طاقت ہوگی۔ وہ اپنی غفلت سے اس کو پورا کر سکے یا نہ کر سکے، یہ اور بات ہے۔ لیکن جہاں امکان کا تعلق ہے ہم یہ نہیں کہہ سکتے، کہ یہ ناممکن تھا اس جماعت کے لئے۔ اور میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تبلیغ ایسے رنگ میں آچکی ہے اور مشن ایسے طرز پر قائم ہو چکے ہیں کہ شاید چند مشن اور قائم ہونے سے ہم ساری دنیا میں شور مچا سکیں۔ اگر اس وقت صرف چھ سات مشن اور قائم ہو جائیں تو ایک وقت میں ساری دُنیا میں آواز بلند ہو سکتی ہے۔ اور ایسی طرز پر آواز اُٹھ سکتی ہے کہ لوگوں کو اسلام کی طرف لازماً توجہ کرنی پڑے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ان موجودہ مشنوں کو قائم رکھا جائے۔ اور چھ سات مشن اور قائم کر دیئے جائیں اور مساجد بنائی جائیں۔ اور لٹریچر شائع کیا جائے یہ ساری چیزیں ہو جائیں تو دنیا کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام اب دُنیا میں سنجیدگی کے ساتھ عیسائیت کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے۔ تم تو خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت زیادہ ہو۔ رسُولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہؓ کو جمع کیا۔ اور فرمایا۔ مردم شماری کرو۔ مدینہ میں کتنے مسلمان ہیں تو اُن کے دلوں میں شبہ پیدا ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں فرماتے ہیں۔ بہرحال چونکہ آپ کا حکم تھا، وہ گئے اور انہوں نے مردم شماری کی۔ اور اس وقت سات سو مسلمان نکلے وہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آکر کہا یا رسول اللہ! ہم سات سو نکلے ہیں۔ مگر آپ نے کیوں مردم شماری کرائی تھی۔ کیا آپ کو یہ وہم تھا کہ اب مسلمان تباہ نہ ہو جائیں۔ وہ زمانہ جب ہم تباہ ہو سکتے تھے۔ وہ گذر گیا۔ اب تو ہم دنیا میں سات سو ہیں۔ اب ہمیں کون تباہ کر سکتا ہے۔

دیکھو! کس قدر یقین اور [illegible] اندر تھا۔ یہی حال تم اپنا سمجھ لو۔ [illegible] زمانہ وہ تھا جب اسلام کی آواز اُٹھانے و[illegible] نیا [illegible] نہیں تھا۔ اب تمہارے ذریعہ [illegible] تعالےٰ نے یہ برکت پیدا کی ہے۔ اور تم [illegible] اس برکت کا حاصل کرنے والا بتایا ہے۔ امریکہ میں تمہارے مشن ہیں۔ اسی طرح تمہارا مشن انگلینڈ میں ہے۔ ہالینڈ میں ہے۔ جرمنی میں ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں ہے۔ یورپ میں اہم ملکوں کے لحاظ سے اٹلی، فرانس اور سپین میں اور مشن ہونے چاہئیں۔ ایشیاء میں تمہارا جاپان اور آسٹریلیا میں اور ایک تھائی لینڈ وغیرہ کے علاقہ میں ہونا چاہیئے۔ جو چین وغیرہ میں تبلیغ کو وسیع کر سکے۔ امریکہ میں اگر ہمارے دو مشنری اور ہو جائیں یعنے ایک کینیڈا میں اور ایک جنوبی امریکہ کے کسی علاقہ میں تو پھر اس طرح تمہاری تنظیم ہو سکتی ہے کہ تم ایک دم ساری دنیا میں اسلام کی آواز کو بلند کر سکتے ہو۔ اگر اس کے ساتھ لٹریچر مہیا ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن شریف سے زیادہ اعلیٰ لٹریچر کیا ہوگا۔ قرآن شریف شائع ہو گیا ہے۔ اور کئی کتابیں جو ضروری ہیں وہ ہمارے زیرِ نظر ہیں تو اور بھی آسانی ہو سکتی ہے۔ جوں جوں چھپوانے کی توفیق ہو گی وہ چھپنی شروع ہو جائیں گی۔ اگر جماعت کے مخلص لوگ حصہ لے کر اورینٹل پبلشنگ کمپنی کو کھڑا کر دیں اور پریس جاری ہو جائے تو پھر انشاء اللہ جلدی جلدی اور لٹریچر بھی شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔ میں نے ایسے لٹریچر مدنظر رکھ لئے ہیں جن کو فوراً ہی لکھوا کر وسیع کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ تنظیم ہو جائے تو یہ عیسائیت پر ایک ایسا حملہ ہو جائے گا جس کو رد کرنے کے لئے دشمن کے لئے مشکل پیش آئے گی۔ مثلاً دیکھو! میرا قرآن شریف کا دیباچہ شائع ہوا ہے۔ اس کے متعلق متواتر جو رپورٹیں آ رہی ہیں، جرمنی سے ہالینڈ سے اور دوسرے کئی ممالک سے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے مصنفوں نے اس کے متعلق لکھا ہے۔ جنہوں نے گالیاں بھی دی ہیں۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ عیسائیت کے ساتھ بڑی سختی کی گئی ہے۔ مگر تمام کا خلاصہ یہ آجاتا ہے کہ یہ اسلام کا ایسا حملہ ہے جس کے رد کے بغیر ہم چُپ نہیں رہ سکتے۔ مگر یہ دیکھ لو کہ آج تو تم بہت زیادہ ہو۔ (میں نے وہ مثال اسی لئے مدینہ کی دی تھی کہ آج تو تم بہت زیادہ ہو) جب تم ابھی تھوڑے تھے اور جب قرآن شریف سارا نہیں نکلا تھا۔ صرف پہلا سپارہ شائع ہوا تھا۔ اس وقت فورمن کرسچین کالج لاہور کا پرنسپل اور اس کے دو ساتھی جن میں سے ایک عالمگیر محکمہ ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن کا اشاعتِ کتب کا سیکرٹری تھا اور ایک جنرل سیکرٹری تھا یہ تینوں مجھے قادیان میں ملنے آئے۔ باتیں ہوئیں۔ باتیں ہونے کے بعد (وہ لوگ اس وقت امریکہ جا رہے تھے) امریکہ چلے گئے۔ چند دنوں بعد سیلون سے وہاں کی جماعت نے مجھے ان کا ایک کٹنگ بھجوایا جس میں ذکر تھا کہ سیلون میں فورمن کرسچین کالج کا جو پرنسپل تھا اس نے تقریر کی۔ اور اس نے کہا کہ عیسائیت کے لئے اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ اس کو اسلام کے ساتھ آخری جنگ لڑنی پڑے گی۔ اور اُس نے کہا کہ یہ احساس ___ عیسائیوں میں عام ہے کہ اب عیسائیت کو ایک آخری جنگ اسلام کے ساتھ لڑنی پڑے گی۔ لیکن کسی کا تو یہ احساس ہے کہ یہ مصر میں لڑائی ہوگی کسی کا یہ احساس ہے کہ کسی اور بڑے مرکز میں ہوگی۔ یورپ میں ہوگی یا امریکہ میں ہوگی۔ مگر میں ایک دَورہ سے جو ابھی آیا ہوں۔ میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسلام اور عیسائیت کی یہ جنگ کسی اور بڑے مقام پر نہیں لڑی جائے گی، ایک چھوٹا سا قصبہ قادیان ہے وہاں لڑی جائے گی۔

دیکھو یہ ۱۹۱۷ء کی بات ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ سینتیس ۳۷ سال اس بات پر اور گذر گئے۔ سینتیس سال ہوئے جب ہماری حالت بالکل کمزور تھی۔ جب ابھی تحریکِ جدید کا نام بھی نہیں تھا۔ اس وقت اس شخص کی ذہانت نے بتایا کہ آئندہ

اسلام اور عیسائیت کی جنگ قادیان میں ہونی ہے۔ مگر اب تو تمہارے نام سے سارے کے سارے واقف ہیں۔ دیکھو ٹائن بی جو اس وقت سب سے بڑا مورخ مانا جاتا ہے اور قریباً گبن کی پوزیشن اس کو ملنے لگ گئی ہے بلکہ بعض تو اس سے بھی بڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دنیا میں ایسا مورخ کبھی نہیں گزرا، اُس نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ دنیا میں جو ردّ و بدل ہوا کرتے ہیں اور تغیر آیا کرتے ہیں وہ اخلاقی اقدار سے آیا کرتے ہیں۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ کوئی بڑی چیز ہو یا بڑی طاقت ہو تو اس سے تغیرات ہوتے ہیں یہ غلط بات ہے۔ پھر اس نے مثال دی ہے اور اس نے لکھا ہے کہ عیسائیت کے ساتھ اب اسلام کی ٹکر ہوگی جس کے سامان نظر آرہے ہیں۔ آگے اس کے مطالعہ کی غلطی ہے اس نے سمجھا کہ شاید یہ جو بہائی ہیں یہ بھی مسلمان ہی ہیں۔ حالانکہ وہ تو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان نہیں ہیں۔ بہرحال وہ کہتا ہے یہ بہائی ازم اور احمدی ازم دو چیزیں نظر آرہے ہیں۔ جن میں مجھے آئندہ لڑائی والی جھلک نظر آرہی ہے۔ ان کے ساتھ ٹکر کے بعد یہ فیصلہ ہوگا کہ آئندہ تہذیب کی بنیاد اگلی صدیوں میں اسلام پر قائم ہوگی۔ یا عیسائیت پر قائم ہوگی۔ پھر اس نے ایک مثال دی ہے۔ کہتا ہے ہم تو گھوڑ دوڑ کے شوقین ہیں ہمارے ہاں تمام گھوڑ دوڑ ہوتی ہے۔ ہم گھوڑ دوڑ والے جانتے ہیں کہ نہیں کہ بسا اوقات جو گھوڑا سب سے پیچھے سمجھا جاتا ہے وہ آگے نکل جاتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ احمدی اس وقت کمزور ہیں کیونکہ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ پچھلا گھوڑا آگے نکل جاتا ہے۔ اسی طرح اب تم کو یہ کمزور نظر آتے ہیں۔ لیکن مجھے ان میں وہ ترقی کا بیج نظر آرہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی وقت عیسائیت کے ساتھ ٹکر لیں گے اور شاید یہی جیت جائیں۔

دیکھو اتنا بڑا شخص جس کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں سب سے بڑا مورخ ہے۔ اس کو بھی ماننا پڑا کہ احمدیت کے اندر وہ بیج موجود ہے جس نے عیسائیت سے ٹکر لینی ہے۔ اور پھر ممکن ہے کہ یہی جیت جائیں۔ وہ تو آخر مخالف ہے۔ اس نے ممکن ہی کہنا تھا۔ یہ تو نہیں کہنا تھا کہ یقینی امر ہے کہ جیت جائیں۔ تو اتنے مقام پر پہنچنے کے بعد کتنی شرم کی بات ہے۔ اگر تم اپنا قدم پیچھے ہٹا لو۔ تم وہ تو نہ کرو جیسے کہتے ہیں کہ کوئی مغرور شخص تھا اس کو یہ خیال ہوگیا کہ میں بڑا بہادر ہوں اور بہادری کی علامت اس نے یہ مقرر کی ہوئی تھی کہ وہ خوب چربی لگا لگا کے اپنی مونچھیں موٹی کرتا رہتا تھا۔ چنانچہ اس نے خوب مونچھیں پال لیں۔ کوئی انچ بھر وہ موٹی ہو گئیں اور پھر اس نے ان کو مروڑ مروڑ کر آنکھوں تک پہنچا دیا۔ اور پھر اس نے یہ اصرار کرنا شروع کیا کہ چونکہ مونچھیں بہادری کی علامت ہیں اس لئے خبردار اس علاقہ میں میرے سوا کوئی مونچھ نہ رکھے لوگوں میں مونچھیں رکھنے کا عام رواج تھا۔ کیونکہ اس زمانہ میں جنگی کیریکٹر یہ سمجھا جاتا تھا کہ مونچھیں چڑھائی ہوئی ہوں۔ مگر اس نے جس کی مونچھ دیکھنی پکڑ لینی اور قینچی سے کاٹ ڈالنی اور کہنا خبردار آئندہ جو یہ حرکت کی میرے مقابلہ میں کوئی شخص مونچھیں نہیں رکھ سکتا۔ سارے علاقہ میں شور پڑ گیا۔ آخر لوگوں نے کہا۔ ذلیل کیوں ہونا ہے۔ مونچھیں کٹوا ڈالو ورنہ اس نے تو زبردستی کاٹ ڈالنی ہیں کئی بے چاروں نے گاؤں چھوڑ کر بھاگ جانا۔ اور کسی نے چُپ کرکے نائی سے کٹوا دینی۔ نہیں کٹوانی تو اس نے جاتے ہی بازار میں مونچھ پکڑ لینی اور قینچی مارنی اور کاٹ ڈالنی۔ اس سے لوگوں کی بڑی ذلتیں ہوئیں۔ آخر ایک شخص کوئی عقلمند تھا۔ یوں تھا غریب سا۔ اس نے جو دیکھا کہ روز روز یہ مذاق ہو رہا ہے اور اس طرح لوگوں کی ذلت ہوتی ہے تو اس نے کیا کیا کہ وہ بھی گھر میں بیٹھ گیا اور اس نے مونچھیں بڑھانی شروع کر دیں یہاں تک کہ اُس نے اس سے بھی زیادہ بڑی مونچھیں بنا لیں۔ جب مونچھیں خوب ہوگئیں تو آکر بازار میں ٹہلنے لگ گیا اور ایک تلوار لٹکا لی۔ حالانکہ تلوار چلانی بے چارے کو آتی ہی نہیں تھی۔ اب اس پٹھان کو لوگوں نے اطلاع دی کہ خان صاحب چلئے کوئی مونچھوں والا شخص آگیا ہے۔ کہنے لگا کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا فلاں بازار میں ہے۔ جھٹ دوڑے دوڑے وہاں آئے۔ دیکھا تو بڑے جوش سے کہا، تم کو پتہ نہیں۔ مونچھیں رکھنا صرف بہادر کا کام ہے اور میرے مقابل میں کوئی مونچھیں نہیں رکھ سکتا۔ وہ کہنے لگا جاؤ جاؤ بہادر بنے پھرتے ہو۔ میں تم سے بھی زیادہ بہادر ہوں۔ اس نے کہا پھر یہ تلوار کے ساتھ فیصلہ ہوگا۔ وہ کہنے لگا اور کس کے ساتھ ہوگا۔ بہادروں کا فیصلہ ہوتا ہی تلوار کے ساتھ ہے۔ اس نے کہا پھر نکالو تلوار۔ چنانچہ اس نے بھی تلوار نکال لی۔ اور اس نے بھی تلوار نکال لی۔ حالانکہ اس بے چارے کو تلوار چلانی ہی نہیں آتی تھی۔ جب وہ تلوار نکال کر کھڑا ہو گیا تو یہ کہنے لگا۔ دیکھو بھئی خان صاحب! ایک بات ہے اور وہ یہ کہ میرا اور آپ کا فیصلہ ہونا ہے کہ ہم میں سے کون بہادر ہے۔ لیکن ہمارے بیوی بچوں کا تو کوئی قصور نہیں۔ فرض کرو میں مارا جاؤں تو میری بیوی کا کیا قصور ہے۔ کہ بیچاری بیوہ بنے اور میرے بچے یتیم بنیں۔ اور تم مارے جاؤ تو تمہاری بیوی اور بچوں کا کیا قصور ہے خواہ مخواہ ظلم بن جاتا ہے۔ اس نے کہا پھر کیا علاج ہے۔ کہنے لگا علاج یہی ہے کہ میں جا کے اپنے بیوی بچوں کو مار آتا ہوں اور تم جا کے اپنے بیوی بچوں کو مار آؤ۔ پھر ہم آپس میں آکر لڑیں گے۔ پھر تو ٹھیک ہوئی بات۔ اب خواہ مخواہ اپنی اس لڑائی کے ساتھ دوسروں کو کیوں تکلیف دینی ہے۔ یہ بات بے چارے خان صاحب کی سمجھ میں آگئی۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ وہ گئے اور اپنے بیوی بچوں کو مار کر آگئے۔ اور یہ وہیں بیٹھا رہا۔ جس وقت وہ واپس پہنچا کہنے لگا نکالو تلوار۔ اس نے کہا نہیں میری رائے بدل گئی ہے۔ اور یہ کہہ کر اس نے اپنی مونچھیں نیچی کر لیں۔ تو کیا اب تم وہی کرنا چاہتے ہو۔ تم تھوڑے سے تھے جب تم دنیا میں نکلے اور تم نے نکل کر دنیا سے منوا لیا کہ اگر اسلام کی عزت رکھنے والی کوئی قوم ہے تو صرف احمدی ہیں۔ تم نے دنیا سے منوا لیا کہ اگر عیسائیت کا جھنڈا زیر کرنے والی کوئی چیز ہے تو وہی دلیلیں ہیں جو مرزا صاحب نے پیش کی ہیں۔ جب عیسائیت کانپنے لگی، جب وہ تھرتھرانے لگی جب اس نے سمجھا کہ میرا مذہبی تخت مجھ سے چھینا جا رہا ہے اور یہ تخت چھین کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو دیا جا رہا ہے تو تم نے کہا ہم اپنی مونچھیں نیچی کرتے ہیں۔ کیسی افسوس کی بات ہے۔ یہی تو وقت ہے تمہارے لئے قربانیوں کا۔ یہی تو وقت ہے تمہارے لئے آگے بڑھنے کا۔ اب جبکہ میدان تمہارے ہاتھ میں آرہا ہے تم میں سے کئی ہیں جو پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں لیکن یاد رکھو اس قسم کی عزت کا موقع اور اس قسم کی برکت کا موقع اور اس قسم کی رحمت کا موقع اور اس قسم کے خدا تعالیٰ کے قرب کے موقعے ہمیشہ نہیں ملا کرتے سینکڑوں سال میں کبھی موقعے آتے ہیں اور خوش قسمت ہوتی ہیں وہ قومیں جن کو وہ موقعے مل جائیں۔ اور وہ ان میں برکتیں حاصل کریں۔

نوجوانوں کو میں خصوصاً توجہ دلاتا ہوں کہ خدام کے ذریعہ سے تم نے بڑے بڑے اچھے کام کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ خدمتِ خلق کا تم نے ایسا عمدہ لاہور میں مظاہرہ کیا ہے کہ اس کے اوپر غیر بھی عش عش کرتا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ تم روزانہ اپنی زندگیوں کو اس طرح سنوارتے چلے جاؤ گے کہ تمہارا خدمتِ خلق کا کام بڑھتا چلا جائے۔ لیکن یہ کام سب سے مقدم ہے۔ کیونکہ اسلام کی خدمت کے لئے تم کھڑے ہوئے ہو اور اسلام کی تبلیغ کا دنیا میں پھیلانا یہ ناممکن کام اگر تم کر دو گے تو دیکھو کہ آئندہ آنے والی نسلیں تمہاری اس خدمت کو دیکھ کر کس طرح تم پر اپنی جانیں نچھاور کریں گی۔ کیا آج تم میں سے کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ کیا آج ایشیا میں سے کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ کیا آج افریقہ کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ کیا آج امریکہ کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ کیا آج چین اور جاپان کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے یا شمالی علاقوں کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے کہ اسلام غالب آجائے گا۔ اور عیسائیت شکست کھا جائے گی۔ کیا کوئی شخص یہ خیال کر سکتا ہے کہ ربوہ جو ایک گاؤں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا ایک شور زمین والا جس میں اچھی طرح فصل بھی نہیں ہوتی جس میں پانی بھی کوئی نہیں اس ربوہ میں سے وہ لوگ نکلیں گے جو واشنگٹن، اور نیویارک اور لنڈن اور پیرس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ تو یہ تمہاری حیثیت ہے۔ کوئی شخص نہ دشمن نہ دوست یہ قیاس بھی نہیں کر سکتا کہ تم دنیا میں یہ کام کر سکتے ہو۔ مگر تمہارے اندر خدا تعالیٰ نے یہ قابلیت پیدا کر دی ہے۔ تمہارے لئے خدا تعالیٰ نے یہ وعدے کر دیئے ہیں۔ بشرطیکہ تم استقلال کے ساتھ اور ہمت کے ساتھ اسلام کی خدمت کے لئے تیار رہو۔ اگر تم اپنے وعدوں پر پورے رہو اگر تم اپنی بیعت پر قائم رہو تو خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تاج تم چھین لاؤ گے اور تم پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر رکھو گے۔ تم تو چند پیسوں کے اوپر ہچکچاتے ہو۔ مگر خدا کی قسم اگر اپنے ہاتھوں سے اپنی اولادوں اور اپنی بیویوں کو ذبح کرنا پڑے تو یہ کام پھر بھی سستا ہے۔

پس نوجوانوں کو یہ سوچ لینا چاہیئے کہ ان کے آباء نے قسم قسم کی قربانیاں کیں۔ اور خدا کے فضل سے وہ اس مقام پر پہنچے۔ کچھ ان میں سے فوت ہوگئے اور کچھ اپنا بوجھ اُٹھائے چلے جا رہے ہیں۔ میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ اب وہ آگے بڑھیں۔ اور اپنی قربانیوں سے ثابت کر دیں کہ آج کی نسل پہلی نسل سے پیچھے نہیں بلکہ آگے ہے۔ جس قوم کا قدم آگے کی طرف بڑھتا ہے وہ قوم ہمیشہ آگے کی طرف بڑھتی ہے۔ اور جس قوم کی اگلی نسل پیچھے ہٹتی ہے۔ وہ قوم بھی پیچھے ہٹتی ہٹتی ختم ہو جاتی ہے۔ کچھ عرصہ تک تمہارے بوجھ بڑھتے چلے جائیں گے۔ کچھ عرصہ تک تمہاری مصیبتیں بھیانک ہوتی چلی جائیں گی۔ کچھ عرصہ تک تمہارے لئے ناکامیاں ہر قسم کی شکلیں بنا بنا کر تمہارے سامنے آئیں گی۔ لیکن پھر وہ وقت آئے گا جب آسمان کے فرشتے اُتریں گے۔ اور وہ کہیں گے بس ہم نے ان کا دل جتنا دیکھنا تھا دیکھ لیا۔ جتنا امتحان لینا تھا لے لیا۔ خدا کی مرضی تو پہلے سے ہی یہی تھی کہ ان کو فتح دے دی جائے۔ جاؤ ان کو فتح دے دو اور تم فاتحانہ طور پر اسلام کی خدمت کرنے والے اور اس کے نشان کو پھر دنیا میں قائم کرنے والے قرار پاؤ گے۔ پس بڑوں کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ اور بچوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت میں حصہ لیں۔ اور وقفِ زندگی کریں۔ تاکہ تمہاری قربانیوں کے ذریعہ سے پھر اسلام طاقت اور قوت پکڑے۔

(الفضل مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

قسط نمبر (۴)

دجّال ۔ اور ۔ یاجوج ماجوج کی حقیقت

اُن کے عروج و زوال کی تفصیل

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی مقیم قادیان

اس سے پہلے مضمون میں حضرت ابن مسعودؓ کی بیان کردہ ایک تفصیلی روایت بیان کی جا چکی ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ اہلِ شام کو چار جنگیں اپنے دشمن اسرائیل (جس کی مدد پر عیسائی یعنی امریکہ بھی ہوگا) کے ساتھ لڑنی پڑیں گی۔ اور چوتھی جنگ بھیانک صورت اختیار کرے گی۔ جس میں بہت بڑی تباہی ہوگی۔ اس چوتھی جنگ کے بعد دجال اور یاجوج ماجوج صرف اسلحہ ہی نہیں دیں گے بلکہ ان کی فوجیں بھی جنگ میں شامل ہو جائیں گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں یہ بھی درج ہے کہ جب چوتھا معرکہ ہوگا تو دیگر مسلمان بھی اہلِ شام کا ساتھ دیں گے۔ اور جنگ میں شریک ہوں گے۔ ۶ اکتوبر ۱۹۷۳ء کو جو جنگ شروع ہوئی، اس میں عراق۔ الجیریا۔ عوامی جمہوریہ یمن نے شام اور مصر کی بھرپور مدد کی۔ عراق نے تو عرب اسرائیل جنگ شروع ہوتے ہی دوسرے روز امریکی تیل کمپنیوں اور اثاثوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کر دیا اور ساتھ ہی اپنی ایک لاکھ فوج جنگ کے مشترکہ (شامی و مصری) حصوں کی کمان کے ماتحت کا اعلان کیا۔ اور یہ صرف اعلان ہی نہیں تھا بلکہ عملی طور پر ۱۸ ہزار فوج۔ سینکڑوں ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں اسرائیل کے خلاف جنگ کرنے کے لئے شام کے محاذ پر پہنچ گئیں۔ اور عراق کے ہوائی جہاز شام اور مصر کے محاذوں پر جنگ میں مصروف رہے۔ سعودی عرب اور اُردن شروع میں ہوا کا رُخ دیکھتے رہے اس لئے ان کی فوجیں بہت دیر سے محاذ پر پہنچیں۔ جبکہ شام کے جوانوں کا خون بڑی تعداد میں بہہ چکا تھا۔

اور لیبیا کی فوجیں تو آخر تک خاموش بیٹھی رہیں۔ اور اس وقت بھی حرکت میں نہ آئیں جبکہ اسرائیل کی فوجیں سویز کے ایک گوشے میں نہر کو پار کر کے مصر کے قریب پہنچ گئیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ عرب ممالک بالخصوص اور دیگر اسلامی ممالک اپنے اپنے مفادات کی وجہ سے اس جنگ میں بھی متحد نہیں ہو سکے۔

اس وقت کچھ عرب ملکوں کا رجحان رُوس کی طرف ہے۔ اور روس انہیں مدد دے رہا ہے۔ اور اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ (اور حضرت حزقیل نبی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق روس یاجوج ہے) چنانچہ مصر۔ شام۔ الجیریا اور عراق نے جن اسلحہ سے اسرائیل کا مقابلہ کیا وہ سوویٹ یونین کے فراہم کردہ تھے سوویٹ یونین نے ان ملکوں کو جدید طرز کا اسلحہ۔ ہوائی جہاز اور میزائیل فراہم کئے ہیں لیکن ساتھ ہی روس اس امر پر نگاہ رکھتا ہے کہ ہمیں اس اسلحہ کے فراہم کرنے میں کیا مفاد حاصل ہو رہا ہے۔ دوسری طرف امریکہ (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بائیبل کی اصطلاح کے مطابق یاجوج ہے) اسرائیل کی بھرپور مدد کر رہا ہے اور اس نے اپنے بحری بیڑے کو ایران کے قریب بھی اسی وجہ سے بھیج دیا ہے کہ ایران کا تیل اس کے ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ اور بعض عرب ممالک جو امریکہ کو تیل دے رہے ہیں وہ بھی ابھی یکدم امریکہ سے بگاڑ پیدا نہیں کرنا چاہتے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چوتھے معرکہ میں مسلمان متحد ہو کر کارروائی کریں گے۔ اور چوتھا معرکہ سب معرکوں سے زیادہ خوں ریز ہوگا۔ اور ہمارا یہ یقین ہے کہ جب مسلمان متحد ہو کر مقابلہ کریں گے تب ہی سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہوگی جس میں آپ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم یہود سے لڑو گے اور یہود کی طاقت کو ختم کرو گے۔ اس وقت بیت المقدس مسلمانوں کے ہاتھ میں ہوگا۔ خدا کرے کہ عرب اور دیگر ممالکِ اسلامی متحد ہو کر آنے والے خطرات کا مقابلہ کر سکیں اور اسرائیل پر کامیابیاں حاصل کر سکیں۔

۴ ـــ حضرت عوف بن مالک یہ روایت کرتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور حضورؐ ایک چمڑے کے خیمے میں مقیم تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ "السَّاعة" کے آنے سے قبل چھ باتوں کو شمار کرنا۔ اور وہ چھ باتیں یہ ہیں:۔

(۱) مَوْتِی ۔ سب سے پہلے میری وفات ہوگی۔ گویا حضورؐ نے بتایا کہ وہ "السّاعة" اور اس خاص گھڑی سے قبل ظاہر ہونے والی علامات میری وفات کے بعد ہوں گی اور حدیث الآیات بعد المائتین سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان علامات کا ظہور تیرہویں صدی ہجری میں مقدر تھا۔

(۲) بیت المقدس فتح ہوگا۔

(۳) وبائی امراض ظاہر ہوں گی اور جس طرح بکریوں میں وباء پھوٹتی ہے ویسے وبا پھوٹے گی۔

(۴) مال کی زیادتی ہوگی (یعنی کرنسی کا پھیلاؤ ہر ملک میں بڑھ جائے گا) حتیٰ کہ ایک آدمی کو سو دینار دیا جائے گا لیکن وہ اسے لے کر راضی نہ ہوگا بلکہ اسے قلیل اور حقیر جانے گا۔ ہمارے ہاں یہاں ہندوستان میں کسی زمانہ میں ۱۰۰ کا نوٹ اگر غریب آدمی اپنے ہاتھ میں لیتا تھا تو اس کے ہاتھ کانپتے تھے کہ ۱۰۰ روپے کا نوٹ میں نے لیا ہے کہیں اتنی بڑی پونجی ضائع نہ ہو جائے لیکن آج سو کے نوٹ کی کچھ وقعت نہیں رہی۔

(۵) ایک ایسا فتنہ ہوگا جو عرب کے ہر گھر میں ہوگا۔ (دجّال اور یاجوج ماجوج کے پیدا کردہ فتنہ کی طرف اشارہ ہے)

(۶) اس فتنے کے نتیجہ میں مسلمانوں اور بنو الاصفر (عیسائیوں) کے درمیان جنگ ہوگی اور جنگ کے بعد صلح ہو جائے گی لیکن بنو الاصفر عہد شکنی کریں گے۔ اور وہ اسّی جھنڈوں کے نیچے جمع ہو جائیں گے۔ ہر جھنڈے کے نیچے ۱۲ ہزار آدمی ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں الفاظ یہ ہیں فیاتونکم تحت ثمانین غاية تحت كلّ غاية اثنا عشر الفًا ۔ الغاية کے متعلق لغت میں لکھا ہے الراية ۔ غایہ سے مراد جھنڈے ہیں۔

اس حدیث میں موجودہ حالات کی طرف ہی اشارہ ہے۔ اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بیت المقدس کی فتح سے مراد وہ فتح ہے جو تیسری دفعہ ہوگی۔ بیت المقدس ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ دوسری دفعہ صلیبی جنگوں کے نتیجہ میں بیت المقدس کی فتح ہوئی۔ لیکن ہر دو فتوحات کے وقت وبائی امراض کا ظہور نیز کرنسی کی کثرت اس رنگ میں نہیں ہوئی جیسی کہ آج کے زمانہ میں ہو گئی ہے اسی طرح ایسا زبردست فتنہ عرب میں پیدا نہیں ہوا تھا جس کا اثر عرب کے ہر گھر میں پیدا ہو گیا ہو۔ لیکن یاجوج اور ماجوج نے جو شر اور فتنہ عربوں کے لئے پیدا کیا ہے اس کا عربوں کے ہر گھر پر اثر پڑ چکا ہے۔ اور اس فتنے میں بنو الاصفر (عیسائی) ہی ملوث ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ اس سے پہلے یہ تفصیل دی جا چکی ہے اسرائیل نام کی حکومت کو بنانے والی اور عربوں کے عین درمیان میں اس شر کو پیدا کرنے والی چار اہم قومیں ہیں اور وہ ہیں برطانیہ۔ امریکہ۔ روس اور فرانس۔ اور یہ چاروں کے چاروں بلحاظ مذہب کے عیسائی ہیں۔ اور اس فتنے کے پیدا کرنے کے بعد اصل جنگ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان نہیں بلکہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ہی ہے۔

چنانچہ عربوں اور اسرائیل کی حالیہ جنگ میں صلح کا معاہدہ امریکہ اور روس نے مل کر طے کیا ہے جو مذہبًا عیسائی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ خاص طور پر قابلِ غور ہیں کہ جنگ کے بعد صلح ہو جائے گی لیکن بنو الاصفر عہد شکنی کریں گے اور اسّی جھنڈوں کے نیچے جمع ہو جائیں گے۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ اس جنگ بندی کے بعد یہ معاہدہ قائم نہیں رہے گا۔ اور ٹوٹ جائے گا اور عالمگیر لڑائی کے لئے تیاری ہوگی۔ اسّی جھنڈوں کے نیچے جمع ہونے سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ اسّی ممالک اپنی فوجیں اس جنگ میں بھیج دیں گے۔ اور یہ فوجیں اپنے اپنے جھنڈوں کو لے کر جمع ہو جائیں گی۔ اور ہر جھنڈے کے نیچے کم سے کم بارہ ہزار کی فوج ہوگی۔ اور یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ یہ جنگ چونکہ عالمگیر نوعیت کی ہوگی اس لئے مختلف اسّی مقامات پر جنگ کے محاذ کھل جائیں گے۔ اور ہر محاذ پر فوجوں کا اجتماع ہوگا اور کسی محاذ پر فوجوں کی تعداد بارہ ہزار سے کم نہ ہوگی۔ کیونکہ غایہ کے معنی کسی چیز کی انتہا اور حد کے بھی ہوتے ہیں۔ گویا عالمگیر جنگ میں پر مختلف ملکوں کی حدود پر فوجیں جمع ہو جائیں گی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

بہرصورت بیت المقدس کی جس فتح کا یہاں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تذکرہ فرمایا ہے یہ تیسری فتح ہے۔ کیونکہ بعد کی بیان کردہ علامات اس سے قبل کی دو فتوحاتِ بیت المقدس کے وقت موجود نہ تھیں۔ اس تیسری فتح سے قبل عرب میں زبردست فتنہ پیدا ہو چکا ہوگا جس کا اثر ہر گھر میں ہوگا۔ چنانچہ اس وقت یہ فتنہ ہمارے سامنے ہے۔ اور عرب کا ہر گھر اس سے متاثر ہو چکا ہے۔ وباؤں کی کثرت بھی اس زمانہ میں ہے۔ اور کرنسی کا پھیلاؤ جس صورت میں اِس زمانہ میں ہوا ہے اس سے قبل ہرگز نہیں ہوا تھا۔ بلکہ سو روپے کے نوٹ کی وقعت بالکل ختم ہو گئی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب سو کا نوٹ کوئی شخص ہاتھ میں لیتا ہے تو اسے حقیر سمجھتا ہے۔

ـــ (۵) ـــ

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے۔ جس میں دجال اور حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کا تفصیلی تذکرہ ہے اس حدیث کے بارے میں کچھ تفصیلی ذکر تو میں آئندہ کروں گا۔ اس وقت مَیں اس امر کو بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اس حدیث میں دجال کو نسوانیت سے ذکر ہے۔ اور اس امر کا بھی ذکر ہے کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوگا

ہوچکی ہوگی۔ پھر دجال کے عروج کا اس رنگ میں تذکرہ ہے کہ دجال اپنا اثر و نفوذ زمین میں قائم کرنے کے بعد آسمان کی طرف توجہ کرے گا اور آسمان پر تیر پھینکے گا۔ (یہ ان خلائی مصنوعی سیاروں اور سپٹنکوں کی طرف اشارہ ہے جسے امریکہ اور روس خلا میں بھیج رہے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم پہلے اس امر کا ذکر کر آئے ہیں یہ دونوں ممالک دجال بھی ہیں) اس حدیث میں یہ تذکرہ بھی ہے کہ دجال بحر طبریہ پر گذرے گا۔ پھر جبل الخمر پر آئیگا اور لکھا ہے جبل الخمر ایک پہاڑ کا نام ہے جو بیت المقدس میں ہے۔ اس وقت جب دجال جبل الخمر پر آئیگا تو یُحْصَرُ نَبِیُّ اللّٰہِ وَ اَصْحَابُہٗ، اللہ کے نبی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اور اُن کے ساتھی محصور ہوں گے۔ اور اللہ کے نبی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اور ان کے ساتھی دُعا اور زاری کریں گے اور ان کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کیڑے ان کی گردنوں میں بھیجے گا۔ اور وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ کیڑے بھیجنے سے مراد یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایٹمی ذرات ان کی گردنوں میں داخل ہوکر ان کو تباہ کریں گے۔ اور یہ بھی مراد ہوسکتا ہے کہ جنگ کی وجہ سے وبائی امراض بھی پھوٹ پڑیں گی۔ اور اس تباہی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے ساتھی اس زمین کی طرف آئیں گے (جہاں دجال کی تباہی ہوگی) تو وہ ساری جگہ ان کی چربی اور بُو سے بھری ہوئی ہوگی۔ پھر خدا تعالیٰ کا نبی حضرت عیسیٰ اور اس کے ساتھی خدا سے دُعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح ہوں گی۔ وہ پرندے ان کو اٹھاویں گے اور جہاں خدا چاہے گا اُن کو پھینک دے گا۔ یہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کشوف میں اور پرندوں سے مراد ایسے آلات ہیں جو اونٹ کی گردن کی طرح لمبے ہوں گے اور ان کے ذریعہ دجال کی لاشوں کو وہاں سے لے جایا جائے گا۔ اور وہ آلات پرندوں کی طرح اڑنے کی صلاحیت رکھتے ہونگے پھر لکھا ہے کہ سات سال تک مسلمان ان کے تیروں اور ترکشوں (ہتھیاروں) کو استعمال میں لائیں گے۔

اس حدیث سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ دجال اپنے اسلحہ بعد دیگر جنگی ساز و سامان کے ساتھ بیت المقدس کے جبل خمر پر آئے گا۔ اور مسلمان اس کے بچے ہوئے سامان کو سات سال تک استعمال کریں گے۔

اس سے قبل حضرت حزقیل نبی کی پیشگوئی میں بھی سات سال کا ذکر آچکا ہے۔ اور وہاں انہوں نے یہ اشارہ دیا تھا کہ سات سال تک سرد جنگ رہے گی اور مسلمانوں کو اور اسرائیل کو سات سال تک اسلحہ ملتا رہے گا۔ اس سات سال کے بعد خون ریز جنگ ہوگی۔ یہ سات سال کا زمانہ اگر ۱۹۶۷ء سے شمار کیا جائے تو ۱۹۷۴ء تک یہ اسلحہ ملتا رہے گا۔ اور ۱۹۷۴ء میں تباہ کن عالمگیر جنگ ہوگی۔ اور اگر موجودہ جنگ سے یہ سات سال کا عرصہ شمار کریں (کیونکہ اب اگرچہ جنگ بند ہوچکی ہے لیکن دونوں طرف سے اسلحہ کی دوڑ میں بڑی تیزی ہوگی اور دونوں ملکوں کو کثیر تعداد میں اسلحہ دیا جائے گا) تو پھر عالمگیر جنگ ۱۹۸۰ء میں ہوگی۔ بہرحال ان پیش گوئیوں کو سامنے رکھ کر یہ اندازے قائم کئے گئے ہیں صحیح اور معین وقت خدا تعالیٰ کو معلوم ہے۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ دجال اور یاجوج ماجوج کی تباہی اور اس کے زوال کا وقت اب قریب آچکا ہے۔ اور وہ عالمگیر تباہی جس کی خبر سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام نے دی ہے اس کا وقت بھی قریب اور بالکل قریب آچکا ہے۔ مولا کریم اپنے فضل سے اس تباہی کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے محصور ساتھیوں کو دعاؤں اور گریہ و زاری کی توفیق عطا فرمائے اور ان دُعاؤں کے نتیجہ میں اسلام کو برتری عطا فرماوے۔

اللّٰھم آمین

(باقی آئندہ)

دورۂ انسپکٹر تحریکِ جدید اور مجالسِ انصار اللہ کی تشکیل و تنظیم

مکرم مولوی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریک جدید کے دورہ کا پروگرام اسی پرچہ میں شائع ہو رہا ہے۔ دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ نے مکرم انسپکٹر صاحب سے درخواست کی ہے کہ دفتر ہذا سے تعاون کرتے ہوئے اپنے دورہ کے سلسلہ میں جس جماعت میں جائیں، وہاں کے انصار اللہ کو جمع کرکے اس جگہ مجلس کی تشکیل فرمائیں۔ اور زعیم حلقہ کا اپنی نگرانی میں انتخاب کروا کر مرکز میں منظوری کے لئے بھجوائیں۔ دفتر مرکزی ہر جماعت کے امیر و پریذیڈنٹ صاحب سے بھی تعاون کی درخواست کرتا ہے۔ نیز اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے منتخب زعماء صاحبان مکرم عابد صاحب سے مجلس کا کام اچھی طرح سمجھ لیں اور اس کے بعد مرکزی ہدایات کے مطابق اپنے لائحہ عمل کے پیشِ نظر کام کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار:- قریشی عطاء الرحمٰن عفی عنہ
صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریکِ جدید

مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریکِ جدید وصولی چندہ تحریکِ جدید اور حصولِ وعدہ جات کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران و افرادِ جماعت انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمادیں۔ جزاکم اللہ۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

تاریخ روانگی	مقام روانگی	تاریخ رسیدگی	مقام رسیدگی
۱۰-۱۱-۷۳	قادیان	۱۲-۱۱-۷۳	بمبئی
۱۴-۱۱-۷۳	بمبئی	۱۵-۱۱-۷۳	ساونت واڑی
۱۶-۱۱-۷۳	ساونت واڑی	۱۶-۱۱-۷۳	بیلگام
۱۷-۱۱-۷۳	آنگی.گندیگوار	۱۷-۱۱-۷۳	آنگی
۱۸-۱۱-۷۳	گندیگوار	۱۸-۱۱-۷۳	نندگڑھ
۱۹-۱۱-۷۳	نندگڑھ	۱۹-۱۱-۷۳	لونڈا
۲۰-۱۱-۷۳	لونڈا	۲۰-۱۱-۷۳	ہُبلی
۲۱-۱۱-۷۳	ہبلی	۲۲-۱۱-۷۳	ساگر
۲۳-۱۱-۷۳	ساگر	۲۳-۱۱-۷۳	سورب
۲۴-۱۱-۷۳	سورب	۲۴-۱۱-۷۳	شموگہ
۲۶-۱۱-۷۳	شموگہ	۲۷-۱۱-۷۳	بنگلور
۲۹-۱۱-۷۳	بنگلور	۳۰-۱۱-۷۳	کرنول
۱-۱۲-۷۳	کرنول	۱-۱۲-۷۳	چنتہ کنٹہ
۴-۱۲-۷۳	چنتہ کنٹہ	۴-۱۲-۷۳	یادگیر بشمول اوٹکور۔ تیماپور۔
۸-۱۲-۷۳	یادگیر	۹-۱۲-۷۳	حیدرآباد۔ سکندرآباد
۱۴-۱۲-۷۳	حیدرآباد	۱۷-۱۲-۷۳	قادیان

اخبارِ قادیان

قادیان ۷ ر نومبر۔ مکرم اے علی صاحب کنی مع اہلیہ محترمہ اور مکرم احمد اسماعیل صاحب مع اہلیہ و بچگان پینگاڈی (کیرلہ) سے زیارت مقاماتِ مقدسہ کے لئے تشریف لائے اور مورخہ ۱۱ ر نومبر کو واپس تشریف لے گئے۔

قادیان ۸ ر نومبر۔ مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب لنڈن سے مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کیلئے تشریف لائے۔

۱۰ ر نومبر۔ مکرم بشیر الدین صاحب آف تاراکوٹ (اڑیسہ) اپنے وطن واپس تشریف لے گئے۔

۱۱ ر نومبر۔ مکرم پروفیسر محمد الیاس صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادمِ دین بنائے اور عمر دراز کرے۔ آمین۔

★ ــ رات عشاء کی نماز کے بعد مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس ہُوا جس میں خدام نے دینی موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری قائد مجلس نے خطاب کیا۔

۱۲ ر نومبر۔ بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب نے لنڈن میں حضور کے حالیہ دورہ کی ایمان افروز تفصیلات بیان کیں اور حضور کی مجالسِ عرفان کے روح پرور کوائف سنائے۔

★ ــ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کی اہلیہ صاحبہ ریڑھ کی ہڈی میں سخت درد کے سبب بیمار ہیں۔ ان کی بیماری کے سلسلہ میں مکرم مولوی صاحب کے خسر مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی مع اہلیہ قادیان آئے ہوئے ہیں۔ احباب مریضہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۵ ر نومبر بوقت ۹ بجے شب مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم بھدرک نے مکرمہ قدسیہ سلطانہ بنت مکرم مولوی غلام محمود علی صاحب احمدی ریلوے ٹکٹ کلکٹر کا نکاح مکرم مزمل احمد خان صاحب انجینئر بُکارا سٹیل پلینٹ، ابن آفتاب الدین صاحب جماعت احمدیہ کیرنگ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار پانچ صد پچیس (۵۵۲۵/-) روپے حق مہر پر پڑھایا۔ احباب جماعت دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت بنائے۔ آمین۔

خاکسار: محمد شمس الدین احمدی
صدر جماعت احمدیہ بھدرک ضلع بالاسور (اڑیسہ)

دلائل اجرائے نبوت از روئے قرآن کریم

از مکرم عبد الباقی صاحب ایم اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ برہ پورہ بھاگلپور

(۱۴)

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب رکوع ۵/۲)

ترجمہ:۔

نہ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں (نہ ہونگے) لیکن اللہ کے رسول ہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر نبیوں کی مہر ہیں اور اللہ ہر ایک چیز سے خوب آگاہ ہے۔

اب میں آخر میں اس معرکۃ الآراء آیت کی طرف آتا ہوں جو گویا ختم نبوت کی بحث کا مرکزی نقطہ ہے اور دراصل یہی وہ آیت ہے جسکی غلط تشریح کی بنا پر ہمارے مخالفین نبوت کے دروازے کو بند قرار دیتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ابھی ظاہر ہو جائے گا یہ آیت نبوت کا دروازہ بند کرنے کی بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بلند مقام پیش کر رہی ہے جسے گویا نبی تراش کہنا چاہئے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

"اے لوگو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد (یعنی نرینہ اولاد) کے باپ نہیں۔ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔"

آیت خاتم النبیین کا شان نزول

اس آیت کی تشریح پیش کرنے سے پہلے اس کے شان نزول کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ تا یہ معلوم ہو کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کس بناء پر اور کس تاریخی پس منظر میں خاتم النبیین کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہی تشریف رکھتے تھے کہ قضاء الٰہی سے آپ کی ساری نرینہ اولاد جو حضرت خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھی، فوت ہو گئی۔ اس پر بد باطن کفار مکہ نے آپ پر یہ طعن کیا کہ نعوذ باللہ آپ بے ثمر اور ابتر ہیں۔ اور یہ کہ آپ کی وفات کے ساتھ آپ کا سارا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ تب اس پر خدا تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں کہ:۔

۔ ۴ ۔

اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

(پارہ ۳۰ سورہ کوثر)

یعنی:۔

اے محمد! ہم نے تجھے عظیم الشان نعمتیں عطا کیں ہیں۔ پس تو ان انعاموں کی شکر گذاری میں خوب عبادات بجالا اور خدا کے رستہ میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کر کیونکہ قربانیوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں تو اور ترقی کرے گا اور یقیناً تیرا دشمن جو تجھے ابتر کہتا ہے۔ وہ خود ابتر اور بے ثمر رہے گا۔

اسکے بعد جب مدینہ کی ہجرت ہو چکی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی حکم کے ماتحت اعلان فرمایا کہ میں نے جو اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کو جو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ اسلامی احکام کے مطابق بیٹا نہیں۔ (سورۃ احزاب آیت ۵ تا ۷) تو اس اعلان سے بدبخت کفار نے ناجائز فائدہ اٹھا کر پھر اپنے سابقہ طعن کو دہرایا کہ لڑکے تو پہلے ہی مر چکے تھے۔ اب متبنیٰ کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا اور گویا خاکش بدہن ابتریت مکمل ہو گئی اس پر خاتم النبیین والی آیت نازل ہوئی۔ اور اس کے ذریعہ اعلان کیا گیا کہ بے شک خدائی مصلحت کے ماتحت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نرینہ اولاد کوئی نہیں۔ لیکن وہ خدا کا رسول ہے۔ اور اس لحاظ سے وہ کثیر التعداد روحانی اولاد کا باپ ہے۔ بلکہ عام رسولوں سے بھی بڑھ کر خاتم النبیین ہے اور اس کے پروں کے نیچے نبی اور رسول پرورش پانے والے ہیں۔ پس وہ ہرگز ابتر اور بے ثمر نہیں بلکہ عظیم الشان روحانی سلسلہ کا بانی اور اولین و آخرین کا سردار ہے

آیت خاتم النبیین کے دو امکانی معنی

یہ وہ پس منظر ہے۔ جس میں آیت خاتم النبیین کا نزول ہوا۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ اس آیت میں خاتم النبیین کا لفظ گویا اس بلند آیت کی چوٹیوں میں سے بلند ترین چوٹی ہے۔ مگر افسوس! صد افسوس!! کہ اسی لفظ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیع شان کے اظہار کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ خدائی نعمتوں کے دروازہ کو بند کرنے والا قرار دیا جاتا ہے۔ اور اس سے یہ غلط استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی نہر ہمیشہ کے لئے خشک ہو گئی ہے اور آپ کے بعد کوئی شخص خواہ وہ آپ کا شاگرد اور متبع اور خادم ہی ہو نبی نہیں بن سکتا لیکن جیسا کہ ہم انشاء اللہ ابھی ثابت کریں گے۔ یہ تشریح ہرگز درست نہیں کیونکہ نہ صرف عربی زبان کے قواعد کے مطابق بلکہ اس آیت کے الفاظ اور اس آیت کے شان نزول کے پیش نظر بھی اس آیت کے صرف دو ہی معنی بنتے ہیں۔ اور وہ دو معنی یہ ہیں کہ:۔

(۱) اے لوگو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد یعنی نرینہ اولاد کے جسمانی باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہونے کے لحاظ سے مومنوں کے روحانی باپ ہیں۔ بلکہ وہ نبیوں کی مہر ہیں۔ اور اس لحاظ سے گویا نبیوں کے لئے بھی بمنزلہ باپ کے ہیں۔ اور آئندہ کوئی نبی آپ کی تصدیقی مہر کے بغیر سچا نہیں سمجھا جا سکتا یا

(۲) اے لوگو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ رسول ہونے کے لحاظ سے مومنوں کے باپ ہیں۔ اور رسول بھی اس شان کے کہ ان پر تمام کمالات نبوت ختم ہیں یعنی وہ افضل ترین نبی ہیں۔

اب غور کریں کہ خدائے علیم و حکیم تو الگ رہا۔ کیا کوئی معمولی عقل کا آدمی بھی اس قسم کا مہمل کلام کر سکتا ہے جس میں "لیکن" کے لفظ سے پہلے کا جملہ اور لیکن کے بعد کا جملہ ایک ہی مفہوم کے حامل ہوں۔ اور سابقہ شبہ کو دور کرنے کی بجائے اسے اور بھی زیادہ مضبوط کر دیا جائے۔ یہ تو اس قسم کا فقرہ ہے کہ "سارے لوگ اٹھ گئے لیکن سعید بھی اٹھ گیا"۔ کیا کوئی سمجھدار انسان ایسا بے معنی کلام کر سکتا ہے؟ کیا قرآن مجید جیسی فصیح و بلیغ کتاب اس قسم کے مہمل جملہ کی حامل ہو سکتی ہے؟ خدارا غور کریں اور انصاف سے کام لے کر بتائیں کہ کیا لیکن کا لفظ ان معنوں کو برداشت کرتا ہے۔ جو ہمارے مخالف بیان کرتے ہیں؟ اس کے مقابل پر جو معنی اس آیت کے ہم کرتے ہیں۔ اس میں لکن کا لفظ پوری طرح مطابقت کھاتا ہے۔ اور کوئی پیچیدگی نہیں رہتی۔ کیونکہ ہمارے معنے یہ ہیں کہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ تو نہیں لیکن وہ مومنوں کے روحانی باپ ہیں بلکہ نبیوں تک کے روحانی باپ ہیں

ان معنوں کے لحاظ سے لکن کا لفظ اس آیت کے مفہوم میں اس طرح ٹھیک بیٹھتا ہے۔ جس طرح کہ ایک اعلیٰ درجہ کی انگوٹھی میں اس کے صحیح ناپ کا نگینہ بیٹھا کرتا ہے۔ اور کوئی رخنہ باقی نہیں رہتا۔

خاتم کے لفظ کی تشریح

اس میں دوسرا بڑا لفظ خاتم کا ہے۔ یہ لفظ قرآن کریم میں ت کی زبر سے درج ہے۔ اور پوری دنیا کا ہر قرآن خواہ وہ احمدیوں کے ہاتھ میں ہے یا غیر احمدیوں کے ہاتھ میں ہے اس میں اس لفظ کو ت کی زبر سے لکھا گیا ہے۔ البتہ شاذ قرأت میں ت کی زیر بھی آئی ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں خواہ کوئی سی صورت لے لی جائے۔ اس آیت سے نبوت کا بند ہونا بہر حال ثابت نہیں ہوتا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جیسا کہ لغت کی کتابوں میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ ت کی زبر سے خاتم کے معنی مہر کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ لغت کی مشہور کتاب "تاج العروس" میں لکھا ہے۔

اَلْخَاتَمُ مَا يُوْضَعُ عَلَى الطِّيْنَةِ

یعنی خاتم کے معنی اس مہر کے ہوتے ہیں۔ جو لاکھ یا مٹی یا کاغذ وغیرہ پر لگائی جاتی ہے۔ جیسا کہ مثلاً حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کو تبلیغی خطوط بھجواتے ہوئے ان خطوط پر اپنی تصدیقی مہر ثبت کی تھی۔ اس لحاظ سے آیت کے معنی بنتے ہیں کہ:۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے جسمانی باپ تو نہیں لیکن وہ رسول ہونے کے لحاظ سے مومنوں کے روحانی باپ ہیں۔ بلکہ نبیوں کی بھی مہر ہیں۔ اور آئندہ وہی شخص سچا نبی سمجھا جا سکتا ہے۔ جسے آپ کی مہر اور تصدیق حاصل ہو۔

دوسرے یہ کہ آپ کی تصدیق اور آپ

کی شہادت کے بغیر کوئی شخص نبوت یا ولایت کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔ لوگوں نے نبیوں کی مہر کی جگہ آخری نبی لئے ہیں۔ مگر اس سے بھی ہماری پوزیشن میں فرق نہیں آتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کو مدنظر رکھا جائے۔ تو انبیاء کا شجرہ مطابق مسند احمد بن حنبل یوں بنتا ہے۔

سدرۃ المنتہیٰ	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ساتواں آسمان	حضرت ابراہیم علیہ السلام
چھٹا آسمان	حضرت موسیٰ علیہ السلام
پانچواں آسمان	حضرت ہارون علیہ السلام
چوتھا آسمان	حضرت ادریس علیہ السلام
تیسرا آسمان	حضرت یوسف علیہ السلام
دوسرا آسمان	حضرت عیسیٰ و حضرت یحییٰ علیہما السلام
پہلا آسمان	حضرت آدم علیہ السلام
	اھلِ زمین

مندرجہ بالا نقشہ کو دیکھیں تو مخلوق کے مقام پر جو شخص کھڑا ہو گا اس کی نظر سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام پر پڑے گی اور سب سے آخر اسکی نظر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑے گی گویا سب نبیوں میں آخری نبی وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دے گا۔ اس کے علاوہ اگر اس حدیث کو لیں کہ آدم ابھی پیدا بھی نہ ہوا تھا۔ تب بھی میں **خاتم النبیین** تھا۔ تو بھی شجرہ انبیاء میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام کے لحاظ سے اوپر کی جگہ حاصل ہے۔ پس جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں سب سے اوپر گئے تو مقام محمدی آخری نبوت کا مقام بنا۔ اس طرح بھی وہی معنی ٹھیک رہے جو ہم نے کئے ہیں۔ یعنی ختم نبوت کے یہ معنی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سب نبیوں سے افضل ہے۔ (تفسیر صغیر صفحہ ۵۵۱)

اب دیکھئے! کہ یہ معنی کتنے صاف اور کتنے واضح ہیں۔ کہ ایک بچہ بھی آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔ اور پھر دیکھئے کہ ان معنوں کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کتنی بلند شان ثابت ہوتی ہے۔ کہ آپ صرف تمام رسول ہی نہیں بلکہ آپ کی مہر نبی تراش ہے۔ اور آپ کی کامل پیروی اور روحانی توجہ سے ایک شخص نبوت کے مقام تک پہنچ سکتا ہے اور اسطرح آپ گویا نبیوں کے بھی روحانی باپ ہیں۔ الغرض اگر اس آیت میں اگر ایک طرف آپ کی جسمانی اولاد کی نفی کی گئی ہے تو دوسری طرف لٰکن کا لفظ استعمال کر کے آپ کی روحانی اولاد کا اثبات کر دیا گیا ہے۔ اور پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آپ کے ہاتھ میں نبی گری کی مہر دے کر آپ کو نبیوں کا بھی روحانی باپ قرار دے دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مجاز کے طور پر خاتم کے معنی انگوٹھی کے بھی ہوتے ہیں۔ (تاج العروس) اور چونکہ انگوٹھی زینت کا موجب ہوتی ہے۔ اس لئے اس لحاظ سے خاتم النبیین کے معنی ایسے وجود کے ہوں گے۔ جو گویا جملہ انبیاء کے لئے موجب زینت ہے۔ اور یہ معنی بھی اپنی جگہ بہت لطیف ہیں۔

خاتم کے لفظ کی دوسری قرأت

اب رہی لفظ خاتم کی دوسری قرأت جو شاذ کے طور پر ت کی زیر سے بیان ہوئی ہے۔ سو اگر غور کیا جائے تو اس رو سے بھی ہرگز نبوت کا ختم ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس صورت میں لفظ خاتم النبیین کے صاف اور سیدھے معنے یہ بنتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کے کمالات ختم ہیں۔ یعنی آپ افضل ترین نبی ہیں۔ نہ یہ کہ آپ نعوذ باللہ نبوت کا انعام ہی ختم کرنے والے اور ایک بہتی ہوئی نہر کو بند کرنے والے ہیں۔ چنانچہ عربی لغت کی مشہور کتاب "اقرب الموارد" میں لکھا ہے **ختم اللہ لہ الخیر اتمہ** یعنی جب یہ کہا جائے کہ خدا تعالےٰ نے فلاں شخص کے لئے خوبیوں کو ختم کر دیا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ انہیں کمال تک پہنچا دیا ہے۔ پھر اس بات کو تو اسکول کے بچے بھی جانتے ہیں کہ "فلاں شخص پر مصوری کا ہنر ختم ہے"۔ تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ اس نے مصوری کے ہنر میں کامل کمال پیدا کیا ہے۔ نہ یہ کہ اس کے بعد کوئی مصور پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کے محاورے ہر زبان میں کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔

بہرحال خاتِم کی ت کی زیر سے بھی آیت کے معنی بالکل صاف اور واضح ہیں۔ جس میں کسی قسم کی مشکل پیش نہیں آتی چنانچہ انہی معنوں کے لحاظ سے حضرت مولانا رومی رح (وفات ۶۷۲ ہجری) اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں ؎

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل اونے بود نے خواہند بود!!

(مثنوی رومی دفتر ششم صلا)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم النبیین اس بناء پر رکھا گیا ہے کہ نہ آپ سے پہلے کوئی نبی فیض رسانی اور کمالات میں آپ کا ہم مرتبہ ہوا ہے۔ اور نہ آپ کے بعد ہو سکتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ خواہ خاتم کا لفظ ت کی زبر سے سمجھا جائے۔ جیسا کہ پاکستان اور ہندوستان اور دوسرے ممالک کے کروڑوں نسخوں میں ت کی زبر سے لکھا جاتا ہے۔ اور خواہ اسے ت کی زیر سے سمجھا جائے جیسا کہ بعض تفسیر کی کتابوں میں شاذ طور پر بیان ہوا ہے۔ ہر دو صورت میں اس آیت سے نبوت کا بند ہونا کسی طرح ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ ت کی زبر سے خاتم کے معنے نبیوں کی مہر کے ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیقی مہر کے بغیر نبی نہیں بن سکتا بلکہ وہی شخص نبی بن سکتا ہے جو آپ سے فیض یافتہ اور آپ کا شاگرد اور خادم ہو۔ اور ت کی زیر سے خاتم کے معنی کمالات نبوت میں انتہائی کمال پیدا کرنے والے کے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ افضل ترین نبی ہیں۔ اور آپ کے مقام کی بلندی کو کوئی دوسرا شخص نہیں پہنچ سکتا۔ اس واضح تشریح کے مقابل پر ہمارے مخالفین کے ہاتھ میں کیا ہے؟ اس سوال کا جواب خود ان کے اس ترجمہ سے ظاہر ہے جو وہ اس آیت کا کرتے ہیں یعنی

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے جسمانی باپ نہیں ہیں۔ لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور ایسے نبی ہیں جن کے بعد نبوت کا انعام ختم ہو گیا ہے۔"

کیا ان ادنیٰ اور پست معنوں کو ان اعلیٰ اور ارفع معنوں سے کوئی دور کی بھی نسبت ہے جو ہم نے اوپر بیان کئے ہیں؟ ہر دو کا معاملہ جداگانہ ہے۔ مگر ہر انصاف پسند انسان کا دل بولے گا۔ اور اس کے وجدان کی تاریں اس کے دل کے دامن کو کھینچ کھینچ کر پکاریں گی۔ کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان انہیں معنوں میں ہے جو ہم نے کئے ہیں۔

(ختم نبوت کی حقیقت از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رض ایم اے صفحہ ۴۲ تا ۵۰)

اور جسکی تصدیق صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی لفظ خاتم کے استعمال کرنے سے نہیں ہوتی بلکہ آپ کے بعد بھی بہت سارے بزرگان امت نے بھی کی ہے جن میں سے چند کے اقوال ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِطْمَئِنَّ یَا عَمِّ فَاِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِيْنَ فِي الْهِجْرَةِ كَمَا اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ فِي النُّبُوَّةِ

(کنز العمال جلد نمبر ۶ صفحہ ۱۷۸)

ترجمہ:۔ اے چچا (عباس رض) آپ مطمئن رہیئے۔ کہ آپ اسی طرح خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں خاتم النبیین ہوں۔

(۲) ایک جگہ اور حضور خود فرماتے ہیں:

اِنِّي مَكْتُوْبٌ عِنْدَ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ

(مسند احمد و کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۲)

کہ میں اللہ تعالےٰ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جبکہ حضرت آدم ابھی مٹی اور پانی میں تھے۔

(۳) ایک جگہ اور حضور فرماتے ہیں۔

اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتَ يَا عَلِيُّ خَاتَمُ الْاَوْلِيَاءِ

(تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیین احزاب رکوع ۵ مسئلہ)

ترجمہ:۔ کہ اے علی! میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو خاتم الاولیاء ہے۔

(۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

قُوْلُوْا اِنَّهُ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ

(تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵ نیز دیکھو درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴)

ترجمہ:۔ کہ یہ تو کہو آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ کبھی نہ کہنا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔

(۵) حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دیوبند فرماتے ہیں۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا"۔

(تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

نیز آپ فرماتے ہیں:۔

"عوام کے نزدیک خاتم النبیین کے معنی ہیں آخری نبی لیکن اہل فہم پر روشن ہے کہ یہ معنی غلط ہیں"

(تحذیر الناس صفحہ ۳)

اس کے علاوہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

رسول کریم صلی اللہ اس طرح خاتم الکاملین اور خاتم النبیین ہیں۔ جس طرح کا بادشاہ خاتم الحکام ہوتا ہے۔ یعنی سب سے بڑا نبی اور سب سے بڑا حاکم۔

(حجۃ الاسلام صفحہ ۴۴ و ۴۵)

(باقی)

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

بقیہ صفحہ اوّل

اور اب Antiquities Commission کے چیئرمین ہیں) سے درخواست کی گئی نیز متفرق ممالک کے سفراء مساجد کے آئمہ اور دیگر اہم شخصیات کو مدعو کیا گیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے پبلک نے ذوق و شوق کا مظاہرہ کرتے ہوئے افتتاحی تقریب میں شمولیت کی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ معزز مہمان کے علاوہ انگلستان شام اور پاکستان کے سفراء اور انڈونیشیا کے سفیر کے نمائندہ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن پاک سے تقریب کا آغاز ہوا۔ معزز مہمان کے تعارف کے بعد خاکسار نے افتتاحی ایڈریس پڑھا جس میں انگریزی تراجم قرآن کریم کی مختصر تاریخ بیان کرنے کے بعد اس میدان میں جماعت کی خدمات کا ذکر کیا نیز تراجم قرآن کریم کی ضرورت کو پیش کیا اور تمام اداروں اور افراد کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس کو کامیاب کرنے کے لئے دست تعاون بڑھایا۔

اس کے بعد معزز مہمان نے اپنی صدارتی تقریر میں قرآن کریم کی خدمت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان مساعی کو سراہا۔ قرآن کریم کے تراجم کے بارہ میں آپ نے کہا کہ دنیا کی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرنا وقت کی ایک اہم ضرورت ہے جس کے لئے جماعت احمدیہ ایک عظیم کام کر رہی ہے۔

صدارتی خطاب کے بعد معزز مہمان نے فیتہ کاٹ کر نمائش کا رسمی افتتاح کیا۔ اور خاکسار نے معزز مہمان اور سفراء کو نمائش کے مختلف حصے دکھائے۔ جو نمائش میں قرآن کریم کے مختلف زبان میں تراجم، خوبصورت قطعات، قرآن مجید کی بعض آیات کی فن کارانہ تحریریں معزز مہمانوں کے لئے بہت دلچسپی کا باعث بنیں آخر میں انہوں نے اپنے تاثرات کو بہت عمدہ الفاظ میں یوں بیان فرمایا "یہ نمائش از حد دلچسپ رہی"

یہ نمائش مسلسل ایک ہفتہ تک جاری رہی اور شائقین کی توجہ کا مرکز بنی رہی دیکھنے والوں کی کثرت کی وجہ سے مجبوراً کیفیت رہی حتی کہ کارکنان نمائش کے مختلف حصوں کی وضاحت کرتے رہے۔ اور سوالات کے جوابات بھی دیتے رہے چونکہ

بائیبل کا اپنے تراجم کی کثرت کی وجہ سے لوگوں پر ایک خاص اثر ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے قرآن کریم کے تراجم کی کثرت کو دیکھنا ایک غیر معمولی حوصلہ افزائی کا موجب بنا جس کا بعضوں نے اظہار کیا۔ خصوصاً جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا کی متفرق زبانوں میں تراجم کا مظاہرہ جماعت کی شہرت اور قدردانی میں اضافہ کا موجب ہوا۔ الحمد للہ۔

سمپوزیم

قرآن مجید کے متعلق معلومات بہم پہنچانے کے لئے اس امر کا فیصلہ کیا گیا کہ نمائش مزید ایک دن کے لئے بڑھا دی جائے اور اس آخری روز قرآن مجید کے متعلق ایک سمپوزیم نمائش کے ہال ہی میں منعقد کیا جائے۔ چنانچہ ۷ مئی کو پانچ بجے اس تقریب کا اعلان ریڈیو پر متعدد مرتبہ نشر ہوا۔

اس اجلاس کی صدارت کے لئے آنریبل جسٹس فتائی ولیمز جج فیڈرل سپریم کورٹ سے درخواست کی گئی جس کو انہوں نے بڑی بشاشت سے قبول فرمایا۔ آپ وقت مقررہ سے پہلے تشریف لائے اور نمائش کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد تلاوت قرآن پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں جسٹس ایس۔ اے بکولی نے معزز مہمان کا تعارف کرایا آنریبل جسٹس نے جوابی تقریر میں کہا کہ میں ان تعریفی کلمات کا مشکور ہوں آپ نے بتایا کہ میں جماعت احمدیہ کے لئے کوئی اجنبی نہیں ہوں۔ کیونکہ جس نے مجھے احساس ذمہ داری عطا کی ہے۔ اور ابتدائی تعلیم دی ہے وہ جماعت احمدیہ کے چئیرمین آف نیگوس الفابا لوگن ہیں۔

ابتدائی صدارتی خطاب کے بعد خاکسار نے معزز مہمان کو قرآن کریم انگریزی اور چند اسلامی کتب کا تحفہ پیش کیا۔ نیز اس موقعہ پر لائبریری کی انتظامیہ کو قرآن کریم انگریزی اور تفسیر اور اسلامی کتب کا سیٹ پیش کیا گیا۔

بعد ازاں تین مقررین نے قرآن کریم کے بارے میں مختلف تین موضوعات پر تقاریر کیں تقاریر کا یہ پروگرام دلچسپی کا باعث ہوا۔ اور تقاریر کے دوران ہال پوری طرح سامعین سے بھر گیا۔

خصوصاً الحاج عبد السلام اولا نونڈے (جو ایک مشہور اور مقبول ترین مقررین ہیں) کی تقریر لوگوں کے لئے بہت دلچسپی کا باعث بنی۔

آخر میں جناب جسٹس فتائی نے اپنی صدارتی تقریر میں قرآن کریم کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ وجود جو خود کو قرآن کریم میں فنا کر دیتے ہیں وہ خدائی الہام کے انعام پاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنی قوت کا مظاہرہ کرتا ہے اور اسی وجہ سے ہمارے زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی ہے۔

چونکہ نائیجیریا بلکہ تمام افریقہ میں یہ اپنی نوعیت کی واحد نمائش تھی۔ اس لئے اخبارات ریڈیو اور ٹی وی پر اس کا چرچا ہوا۔ اور خاکسار کا ایک انٹرویو بھی ریڈیو پر نشر ہوا۔

الغرض یہ خوبصورت نمائش بہت ہی کامیاب ثابت ہوئی آئندہ کے لئے یہ پروگرام ہے کہ اس نمائش کو ملک کے بڑے بڑے شہروں میں منعقد کیا جائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس کے بہترین نتائج ثابت ہوں

سنٹرل لائبریری (لیگوس) اور پولیس سیکورٹی کو اسلامی لٹریچر کا تحفہ

انفرادی طور پر قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی تقسیم کے علاوہ بعض اداروں کو بھی اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔

چنانچہ تفسیر قرآن کریم انگریزی اور دیگر اسلامی کتب کا ایک سیٹ سنٹرل لائبریری کے چیف لائبریرین کو پیش کیا گیا۔ لائبریرین نے تحفہ قبول کرتے ہوئے کہا کہ یہ کتب لائبریری کے اسلامی سیکشن میں اضافہ اور اسلامی اسٹڈی کے شائقین کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔ اس خبر کو بھی اخبارات نے تفصیل کے ساتھ شائع کیا۔

اسی ماہ پولیس سیکورٹی (لیگوس) کو ایک معقول تعداد میں اسلامی کتب بطور تحفہ دی گئیں۔ اس کے علاوہ ابتدائی معلومات پر مشتمل اسلامی کتب تھیں۔ انتظامیہ کی طرف سے جماعت کے اس ہدیہ کا شکریہ ادا کیا گیا۔

مجلس شوریٰ

زیر نظر رپورٹ میں جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کی پندرھویں سالانہ مجلس شوریٰ کا انعقاد لیگوس کی مرکزی مسجد میں ہوا۔ جس میں کل ۲۸ جماعتوں کے ۶۷ نمائندگان نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر حسب معمول مسجد کی تزئین و آرائش کی گئی۔

شوریٰ کا افتتاحی اجلاس مورخہ ۱۴ اپریل ۲½ بجے بعد دوپہر قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوا۔ خاکسار نے اپنے افتتاحی خطاب میں جملہ نمائندگان کو شوریٰ کے طریق کار کے بارے میں اصولی ہدایات دیں۔ اس کے بعد سیکرٹری نے مجوزہ ایجنڈے کی کل سترہ تجاویز پڑھ کر سنائیں۔ اور گذشتہ سال کے فیصلہ جات کی تعمیل کی رپورٹ پیش کی۔ ایجنڈے کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے تین سب کمیٹیاں برائے فنانس تبلیغ و تربیت اور جنرل امور بنائی گئیں۔

مشاورت کے دوسرے روز سب کمیٹیوں کے سیکرٹریوں نے بالترتیب اپنی اپنی کمیٹی کی سفارشات پڑھ کر سنائیں جن پر مختلف نمائندگان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور فیصلہ جات منظور کئے گئے۔ آئندہ سال کے پروگرام میں خاص طور پر اشاعت قرآن کریم مرکزی مسجد کی تعمیر اور یوروبا ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت اور تمام نائیجیریا میں ایک یوم تبلیغ منانے کا اعلان کیا گیا۔ اسی طرح جماعت کی ذیلی تنظیموں کو جماعت کی مختلف جماعتوں میں قائم کرنے اور ان کو فعال بنانے پر زور دیا گیا آئندہ سال کے لئے خدام الاحمدیہ کے نائیجیریا میں دوسرے شاندار اجتماع (اکادو) میں انعقاد کا اعلان کیا گیا۔ جماعتوں میں مساجد کی تعمیر پر زور دیا گیا۔ خدا کے فضل سے گذشتہ سال میں تقریباً دس نئی مساجد کے سنگ بنیاد رکھے گئے ہیں۔ تمام جماعتوں میں مساجد کی تعداد کا جائزہ بھی لیا گیا۔

ایسٹرن اسٹیشن میں مسجد کی تعمیر کے لئے ایک معقول رقم دینے کا فیصلہ کیا گیا (اس پر بفضلہ تعالیٰ عمل درآمد ہو چکا ہے) اسی طرح لوکل زبانوں میں سلسلہ کی بعض بنیادی کتب کا ترجمہ شائع کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ (باقی آئندہ)

درخواست دعا

خاکسار چند یوم سے دیار مسیح قادیان میں حاضر ہوا ہے۔ تا کہ قادیان شریف کی برکات سے متمتع ہو۔ میری بڑی بیٹی ناصرہ بیگم ایم اے کی تین بیٹیاں۔ اب مجھے امید ہے اسی طرح میری بیٹی امینہ طاہرہ بی اے بی ایڈ کے بھی بچہ ہونے والا ہے۔ تمام درویشان قادیان و احباب جماعت سے [illegible] درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

خاکسار [illegible] [illegible] نیروبی (کینیا)

اُذْکُرُوا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

میری اہلیہ نسیمہ بیگم صاحبہ مرحومہ

از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب ناظر بیت المال آمد قادیان

یُوں تو میں کئی روز سے محسوس کر رہا تھا کہ کوئی تلخ اور صبر آزما تقدیر دبے پاؤں میری طرف بڑھ رہی ہے۔ اور ڈاکٹروں نے بھی ابتدائے اگست میں اشاروں کنایوں میں کہہ دیا تھا کہ بیماری جس مرحلہ پر پہنچ چکی ہے۔ اس سے صحت و نجات کسی عام کوشش پر نہیں بلکہ غیر معمولی معجزہ پر ہی منحصر ہے۔ میں ڈاکٹروں کی اس رائے کو اپنے سینے میں محفوظ رکھتا رہا۔ اور اپنے احباب کو بتانے سے گریز کرتا رہا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی [illegible] کو اس تقدیر مبرم کے لئے تیار کرتا رہا جو میری اور مرحومہ کی بائیس سالہ طویل رفاقت کے رشتوں کو قطع کر دینے کے لئے کئی بار میرے خوابوں میں در آئی اور میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں کہ میں تیرا ایک ناچیز اور حقیر بندہ ہوں میری اہلیہ کو میرے لئے نہیں بلکہ اپنی جوان اکلوتی بچی کی شادی تک کے لئے مہلت دے دے جو ڈھائی ماہ سے امرتسر وی جے ہسپتال میں ماں کے سرہانے مغموم بیٹھی دن رات خدمت کر رہی تھی۔ لیکن جب اگست کے دوسرے ہفتہ میں امید دل پر اوس گرنے لگی۔ تو میری دعا کے الفاظ بدل گئے اور میں نے اپنے آسمانی آقا کے حضور التجا کی کہ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی میں اپنی اہلیہ کی روز بروز بگڑتی ہوئی حالت کو دیکھ رہا تھا۔ اور جب وارڈ میں جاتا تو دیکھنے کی تاب نہ لا کر اپنے آنسوؤں کو پلکوں کی اوٹ میں چھپائے باہر چلا آتا۔ مبادا میری بچی کا دل ٹوٹ جائے مبادا کوئی اسے میری کمزوری پر محمول کرے۔ مرحومہ ڈیڑھ ماہ سے مسلسل مکمل بے ہوشی کی حالت میں تھی صرف سانس کی آمد و شد جاری تھی ڈاکٹر اپنا پورا زور لگا رہے تھے۔ میں نے بھی اپنا سب کچھ اسی داؤ پر لگا دیا تھا۔ امیدیں یاسیت کو شکست دینے کی کوشش میں معروف تھیں۔ لیکن ڈاکٹروں کے چہروں پر نمایاں طور پر نظر آنے والی مایوسی کی کیفیت کئی بار دل کو لرزا کر رکھ دیتی تھی۔ چونکہ علاج پر بے تحاشہ خرچ ہو رہا تھا اس لئے ڈاکٹر بر ملا طور پر یہ کہنے میں باک محسوس کرتے تھے کہ اب زندگی کے آثار ختم ہو چکے ہیں۔ گو ان کے ماتھوں کی شکنوں میں صاف طور پر ایک وارننگ نظر آتی تھی۔

اور آخر ۲۴ر اگست کی صبح مرحومہ کے لئے پیام موت اور میرے لئے ابتلار کا سامان اپنے جلو میں لئے طلوع ہوئی۔ اور مرحومہ نے صبح چار بجے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی شاید یہ کہہ کر کہ میری اکلوتی پیاری اور جوان بچی کا حافظ و ناصر ہو۔ اور یوں وہ طویل بیماری موت پر منتج ہوئی جسے ۱۵ر مارچ کو ٹائیفائڈ کا 105 بخار سمجھا گیا تھا۔ ابتداً لوکل ڈاکٹروں سے رجوع کیا گیا۔ جب دو ہفتے تک بخار نہ اترا بلکہ ساتھ ہی شدید کمر درد اور شدید ترین درد سر اور امتلا کا سلسلہ شروع ہوا تو امرتسر کے ڈاکٹروں سے رجوع کیا گیا۔ لیکن کسی ڈاکٹر نے اس کا نام ٹائیفائڈ رکھا کسی نے ملیریا اور کسی نے بگڑا ہوا بخار رکھا۔ اور مرض کی صحیح تشخیص کسی سے نہ ہو سکی۔ بدقسمتی کی بات ہے کہ امرتسر ٹی بی سینی ٹوریم کے ڈاکٹر بھاٹیہ صاحب جو اس مرض T.B.M کے بہت ماہر ہیں اور سارے شمالی ہند میں ایک اتھارٹی مانے جاتے ہیں وہ بھی صحیح تشخیص نہ کر سکے اور پھر صحیح تشخیص اس وقت ہوئی جب دوسرے ڈاکٹروں سے مایوس ہو کر میں مرحومہ کو وی جے ہسپتال امرتسر میں لے گیا۔ اپنی جسمانی صحت کے اعتبار سے مرحومہ بظاہر اتنی صحت مند تھی کہ کسی کو یہ گمان بھی نہیں گزر سکتا تھا۔ کہ اسے کوئی بیماری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹروں کی توجہ اس طرف نہ گئی۔ وہ سینے کا ایکسرے کر اور دوسرے ٹیسٹ کر کے کہہ دیتے تھے۔ کہ یہ صرف بگڑا ہوا بخار ہے حالانکہ T.B.M کی بیماری موت کا پیغام لے کر سر میں گھسی ہوئی تھی۔ جو مرحومہ کو ۲۴ر اگست کو مجھ سے چھین کر لے گئی۔ اور میں تقدیر کے کارکنان کا منہ دیکھتا رہ گیا۔

مرحومہ کے اندر بہت سی خوبیاں تھیں خوش اخلاقی اور تواضع اور مہمان نوازی ان کے خاص اوصاف تھے۔ مرحومہ دل کی بہت صاف تھی بعض خواتین سے اگر کبھی چپقلش ہو جاتی تھی تو بار بار پشیمانی کا اظہار کرتی تھیں۔ اور مجھ سے کہتیں "کیا لینا ہے ناراضگی رکھ کر" خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت کا اظہار کرتیں اور گو وہ کم تعلیم یافتہ تھیں لیکن نظام خلافت کے بارہ میں اپنے ظرف اور علم کے مطابق بہت پختہ تھیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کا شرف پا کر جب ۱۹۶۲ء کے جلسہ ربوہ سے واپس آئیں تو حضور انور سے عقیدت و محبت اور حضور کے نورانی چہرے کا اکثر ذکر کرتیں۔

نسیمہ مرحومہ کے ظرف سے میں بہت متاثر ہوا ہوں میری اہلیہ اوّل مرحومہ کے بطن سے میری ایک بیٹی راشدہ زرینہ ہے وہ ۱۹۶۳ء میں پاکستان سے مستقل رہائش کے لئے میرے پاس قادیان آئی تو مرحومہ نسیمہ نے اسے اتنی محبت دی کہ میں آج بھی سوچتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں اسے اپنی حقیقی بیٹی کی طرح پالا اور کبھی محسوس نہ ہونے دیا کہ وہ اس کی سوتیلی ماں ہے اور اسے وہی ممتا دی جو ایک حقیقی ماں ہی دے سکتی ہے۔ یہ نسیمہ مرحومہ کا مجھ پر اور میری بیٹی پر بہت بڑا احسان ہے جسے میں ہمیشہ یاد کروں گا اور میرے دل کی گہرائیوں سے اس کے لئے دعائیں نکلیں گی۔

جون کے آخر میں مرحومہ کے والد محترم مولوی عبد الحلیم صاحب مرحومہ کی شدید بیماری کی اطلاع پا کر تشریف لائے لیکن اس وقت تک بیماری خاصہ زور پکڑ چکی تھی اور گو ابھی آنکھیں کھلی تھیں۔ لیکن حواس متاثر ہو چکے تھے۔ وہ اپنے والد محترم کو نہ پہچان سکیں۔ میں اپنے خسر محترم کے چہرے سے جذبات پڑھ رہا تھا۔ کتنی حسرت تھی اس وقت اُن کے چہرے پر جب وہ مرحومہ کے سامنے کھڑے ہوئے اور مرحومہ نے انہیں نہ پہچانا وہ دور دراز سے اپنے سارے کام چھوڑ کر یہاں آئے تھے۔ اور دعائیں کرتے رہے لیکن بیٹی کی وفات نے ان کی بوڑھی کمر کو جھکا دیا اور وہ صدموں کی گٹھڑی اپنے سر پر اٹھائے واپس تشریف لے گئے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ موقعہ پیدا کر دیا تھا کہ وہ مرحومہ کے جنازہ پر شرکت کر سکے۔

مرحومہ کی بیماری کے دوران میں بہت سے بھائیوں اور بہنوں نے میری ہر طرح مدد کی بیمار پرسی کے لئے امرتسر میں بھائی اور بہنیں تشریف لے جاتے رہے اور بعض بہنوں نے اپنے وقت کی قربانی کر کے ہسپتال میں رہ کر تیمارداری بھی کی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

مرحومہ کی وفات ۲۴ر اگست کو صبح چار بجے وی جے ہسپتال امرتسر میں ہوئی مرحومہ کی خوش قسمتی کہ اسی دن ہمارے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ ڈیڑھ ماہ کے جنوبی ہند کے طویل دورہ سے واپس تشریف لائے۔ اور بعد نماز جمعہ جنازہ میں شرکت فرمائی اور قریباً تین بجے بعد دوپہر بہشتی مقبرہ قطعہ خاص میں دفن کر دیا گیا۔ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھَا

احباب کرام اور بہنوں سے مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں ناشکری ہو گی اگر میں یہ ذکر نہ کروں کہ امرتسر ہسپتال میں محترم ڈاکٹر بلدیو سنگھ صاحب براڑ نے بڑی ہی ہمدردی اور توجہ سے علاج کیا اور ان کے دو اسسٹنٹ ڈاکٹروں جوگندر پال صاحب اور ڈاکٹر رندھیر سنگھ صاحب نے بھی بڑا تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ ڈاکٹر براڑ صاحب کی ہمدردیاں تو مجھے زندگی بھر یاد رہیں گی۔

درخواستہائے دُعا

(۱) مکرم محمد اسلم خان صاحب پوری (اڑیسہ) کی والدہ صاحبہ اور اہل و عیال سب بیمار ہیں۔ انکی کامل شفایابی کے لئے، تمام احباب جماعت کی خدمت میں درد مندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ (مینیجر بدر قادیان)

(۲) میرے چھوٹے لڑکے سعید احمد کی صحت عرصہ ۳ ماہ سے خراب ہے۔ کرنول دواخانہ میں بہت علاج کروایا گیا۔ لیکن کوئی کمی نہیں ہے۔ آخر مایوس ہو کر علاج بند کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر بھی مایوس ہو گئے ہیں۔ اسلئے احباب جماعت اور درویشانِ قادیان سے عاجزانہ دعا کی درخواست کی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے بچے کو صحت عطا فرمائے آمین۔ خاکسار۔ غلام محمد احمدی

(۳) "برادرم مکرم سید محمد سرور صاحب ان دنوں ڈپلومہ امتحان کے سلسلہ میں پڑھائی میں مصروف ہیں۔ امتحان ۱ ماہ رواں کے آخر میں ہونے والا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان اسلام سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے"۔

خاکسار سید شاہد احمد بھینتور (اڑیسہ)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تخت و تاج

بقیہ اداریہ صفحہ ۲

محض غلط فہمی کی بناء پر انہیں اس پر سوال پیدا ہوا۔ ہم نے ضروری سمجھا کہ حضورؓ کے اس خطاب کا یہ حصّہ مکمل صورت میں شائع کر دیا جائے تا اِن غیر از جماعت دوست کو بھی حضور کے سیاقِ کلام کا اچھی طرح علم ہو جائے اور ساتھ ہی دوسرے دوستوں کو بھی معلوم ہو کہ تحریکِ جدید کے ذریعہ کیا رُوحانی انقلاب آیا اور پھر یہ مبارک تحریک مستقبل میں اسلام کے حق میں کیسا زبردست کام کرنے والی ہے۔ خطاب کی وہ عبارت جس سے ہمارے بھائی کو غلط فہمی ہوئی۔ وہ حضور کے الفاظ میں یہاں پر درج کی جاتی ہے۔ حضور نے اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تمہارے لئے خدا تعالیٰ نے یہ وعدے کر دیئے ہیں۔ بشرطیکہ تم استقلال کے ساتھ اور ہمت کے ساتھ اسلام کی خدمت کے لئے تیار رہو۔ اگر تم اپنے وعدوں پر پورے رہو۔ اگر تم اپنی بیعت پر قائم رہو تو خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تاج تم چھین لاؤ گے اور تم پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر رکھو گے۔ تم تو چند پیسوں کے اُوپر ہچکچاتے ہو مگر خدا کی قسم اگر اپنے ہاتھوں سے اپنی اولادوں اور اپنی بیویوں کو ذبح کرنا پڑے تو یہ کام پھر بھی سستا ہے۔"

(فرمودہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۴ء)

۱۹۵۳ء کے خطاب میں حضور نے فرمایا کہ بدلے ہوئے حالات میں جو اسلام کے لئے پچھلی صدیوں میں تنزل کا دَور تھا مسیحیت نے عزت و احترام کا تخت جس کا اصل حقدار ہمارے پیارے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تھے، بے عمل مسلمانوں سے چھین کر مسیحؑ کو اس تخت پر بٹھا دیا۔ اب احمدیوں کا کام ہے کہ اس عزت و احترام کے تخت کو مسیحیوں سے چھین لو۔ اور جو مبارک وجود اس تخت کا اصل حق دار ہے اس کو اس پر بٹھاؤ۔ وہ پیارا رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ـــــ اور ایک سال بعد کے خطاب میں حضور نے "تخت" کی جگہ "تاج" کے الفاظ استعارہ کے طور پر استعمال فرمائے کہ مسلمانوں کی غلطی اور اُن کی طرف سے اسلام کی صحیح خدمت میں کوتاہی کے سبب جو عزت کا تاج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ہونا چاہیئے تھا، آج مسیحؑ کے سر پر رکھا ہوا ہے۔ اب یہ احمدیوں کا کام ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی محبت کا ثبوت دیتے ہوئے مسیحیوں سے وہ تاج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے چھین لائیں۔ اور بڑی ہی عزت و تکریم کے ساتھ اس تاج کو پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پر رکھیں۔ یہ ایک اہم اور بڑی ذمہ داری کا کام ہے جو جماعت کے امام نے جماعت کے افراد کے سپرد کیا۔ خدا کا شکر ہے کہ جماعت اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں پھیل گئی۔ اور بہت سے احمدیہ مشنز اس کے لئے کھول دیئے گئے۔ جن کا بڑا مقصد ہی یہ ہے کہ اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام کی اصل شان کو دُنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس جدوجہد کے شاندار نتائج برّاعظم افریقہ کے اندر بڑے ہی نمایاں طور پر نکلنے شروع ہو چکے ہیں۔ لاکھوں لاکھ افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے لگے ہیں یہی کام بڑی خاموشی کے ساتھ دوسرے ممالک میں بھی عمدگی سے جاری ہے۔ اور اندر ہی اندر طبائع میں وہ انقلاب لایا جا رہا ہے جس کے نتیجے میں سمجھدار طبقہ رسول اللہؐ کی شانِ ارفع کو پہچان لے گا۔ تب وہ خیالی تصاویر اپنے رسالوں میں مسلمانوں کی دِل آزاری اور بغض و عناد کے جذبات کو تسکین دلانے کے لئے شائع کرنے کی جرأت ہی نہ کر پائیں گے۔ بلکہ اس کے برعکس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تصویر ہر شخص کے اپنے دل میں منعکس ہو کر وہ آپ کے لائے ہوئے دینِ متین کی تبلیغ و اشاعت میں اسی طرح منہمک ہو جائیں گے جس طرح آج کے حقیقی مسلمان احمدی منہمک ہیں۔

پس یہ ہے اصل طریق ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیالی تصویر شائع کرنے سے باز رکھنے کا۔ اور یہ ہے ان سے بدلہ لینے کی ایک احسن اور پُر لطف ترکیب۔ اس لئے جو بھائی تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں حصّہ لیتا ہے وہ نہ صرف مغربی دُنیا کو رسول اللہؐ کی اصل شان سے متعارف کرانے میں حصّہ لیتا ہے بلکہ خود ہمارے اپنے آس پاس بھی جن کو اس محسنِ انسانیت کی اصل شان سے پُورے طور پر واقفیت نہیں۔ وہ بھی واقف و آگاہ ہو سکتا ہے کہ اس فنڈ سے اِسلام کی پُر امن تبلیغ اپنے ملک میں زبانی بھی اور اعلیٰ درجہ کے لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اصل تخت و تاج واپس حق دار کو مل جانے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اور وہ وقت دُور نہیں جب یہ روشن دن طلوع ہوگا۔ اور مجاہدینِ تحریکِ جدید کی قربانیاں اس دن کو قریب تر لانے میں یقیناً مُمد و معاون ہوں گی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ۔

ولادت: حیدرآباد سے یہ پُر مسرت اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عزیز سید داؤد احمد صاحب کو شادی کے اٹھارہ سال بعد اولادِ نرینہ سے نوازا ہے جبکہ اس قدر طویل عرصہ گذر جانے کے باعث عام خیال یہی تھا کہ اولاد نہیں ہو سکے گی۔ بچہ کی ولادت ۵ر نومبر کو رات کے ۱۰ ½ بجے ہسپتال میں اپریشن کے بعد ہوئی۔ نومولود محترم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب مظفر پور (بہار) کا پوتا (حضرت سید وزارت حسین صاحب اورین کا پڑپوتا) اور محترم برادرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی حیدرآباد کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کی ولادت کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور بچے کے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ خاکسار: فیض احمد گجراتی درویش قادیان۔

جماعتِ احمدیہ میلاپالئم کے زیرِ اہتمام

سنٹرل جیل میں تقریبِ عید سعید

(از مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج مبلغ تامل ناڈو)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پچھلے دو سال سے جماعتِ احمدیہ میلاپالئم کے قریب واقع سنٹرل جیل کے مسلم قیدیوں میں باقاعدہ تبلیغی مہم جاری ہے۔ کئی دفعہ خاکسار بھی وہاں جا کر قیدیوں سے ملاقات، تقریر وغیرہ کرتا رہا ہے۔ اور لٹریچر تقسیم کرتا رہا۔ کئی قیدیوں کے نام رسالہ راہِ امن جاری ہے۔ انفرادی طور پر بھی خط و کتابت جاری ہے۔ بفضلہ تعالےٰ دو قیدیوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔

اب وہاں سے اطلاع ملی ہے کہ امسال بھی پچھلے سال کی طرح مسلم قیدیوں نے پُورے روزے رکھے۔ تراویح اور تہجد کے لئے عہدیداروں کی طرف سے ایک خاص کمرہ ان کے لئے مخصوص کر دیا گیا نیز اُن کی افطاری اور سحری کے لئے خاص اہتمام کر دیا گیا۔ ان دونوں مبائع احمدیوں کی کوششوں کے نتیجہ میں یہ انتظام کیا گیا۔ اب اطلاع ملی ہے کہ جماعتِ احمدیہ میلاپالئم کے زیرِ اہتمام وہاں عید کی نماز بھی ہوئی ہے۔ اور قیدیوں میں پھل تقسیم کئے گئے ہیں۔ اس تقریب کی جو رپورٹ وہاں سے نکلنے والے دو کثیر الاشاعت تامل روزنامہ "Dinamalar" اور "Dinathanthi" کی مورخہ ۲۹/۱۰ کی اشاعت میں چھپی شائع ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے:۔

"سنٹرل جیل میں عید کی تقریب

قیدیوں کو عید مبارک۔ پھل کی تقسیم

میلاپالئم۔ ۲۹ر اکتوبر۔ احمدیہ مسلم مشن ہاؤز میں نمازِ عید ادا کرنے کے بعد افرادِ جماعت نے سنٹرل جیل میں جا کر قیدیوں کو عید مبارک پیش کی۔ ان میں مختلف پھل تقسیم کر کے اپنی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ قیدیوں کی خواہش کے مطابق سپرنٹنڈنٹ آف جیل نے مکرم حافظ خواجہ صاحب کو نمازِ عید پڑھنے اور خطبہ عید الفطر دینے کی اجازت دی۔ اس کے بعد جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اس تقریب کی اجازت دینے پر سپرنٹنڈنٹ آف جیل۔ جیلر۔ ڈپٹی جیلر وغیرہ افسران کا شکریہ ادا کیا گیا۔ تمام مسلم قیدیوں نے رمضان کے پُورے روزے رکھے۔ تراویح کی نماز پڑھنے کے لئے الگ جگہ، افطاری اور سحری کے عمدہ انتظامات افسرانِ جیل کی طرف سے کر دیئے گئے تھے۔

قیدیوں نے بھی اس موقعہ پر حکومتِ تامل ناڈو کا شکریہ ادا کیا ہے۔"

(دِنامَلَر "DINAMALAR" ۳۰/۱۰/۷۳)

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان قیدیوں کے دلوں میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرے اور وہ حقیقی مسلمان بن جائیں آمین۔

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون، یا ٹیلی گرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ قائم کیجئے۔ کار اور ٹرک پیٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS,
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبرز 23-1652 / 23-5222

تار کا پتہ:۔ "AUTOCENTRE"

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:۔

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن

AZAD TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE
CALCUTTA-12.

۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

حضرت بابا نانک رح کے جنم دن کے سلسلہ میں

گوردوارہ شہید گنج قادیان میں احمدی مبلغین کی تقاریر

قادیان ۱۰ر نبوت (نومبر)۔ آج مقامی طور پر حضرت بابا گورونانک رحمۃ اللہ علیہ کے یوم پیدائش کے مقدس دن پر مکرم میجر کرتار سنگھ صاحب پردھان پربندھک کمیٹی گوردوارہ شہید گنج نے حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی کو دعوت دی کہ آپ کی جماعت بھی اگر ہمارے اس مقدس دن پر ہمارے ساتھ شریک ہو تو یہ ہماری عزت افزائی ہوگی۔ چنانچہ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی کی قیادت میں ٹھیک ۱۱ بجے دن ایک وفد اور اساتذہ کرام اور طلباء مدرسہ احمدیہ قادیان گوردوارہ شہید گنج قادیان (نزد ریلوے سٹیشن) میں پہنچے۔ اس سے قبل ان کے گیانی جی اپنا بھاشن دے رہے تھے۔ اس کے بعد عزیز ظہیر احمد صاحب خادم متعلم جامعہ احمدیہ نے حضرت بابا نانک صاحب رح کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب نے حضرت بابا نانک صاحب رح کی سوانح حیات اور آپ کی تعلیم چند شلوکوں کی روشنی میں بیان فرمائی۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے ایک جامع تقریر فرمائی جس میں آپ نے حضرت بابا نانک صاحب رح کی مقدس تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ جماعت احمدیہ نے حضرت باباجی مہاراج کی مدح میں جو اقوال بیان فرمائے ہیں ان پر روشنی ڈالی۔

آخر میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے بیش قیمت خطاب فرمایا جس میں آنمحترم نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ تمام مذاہب اور ان کے بانیان کا پورا پورا احترام کرتی ہے اور دراصل حضرت گورونانک رح کے قول کے مطابق کہ "ایک نور سے سب جگ اُپجا کون بھلے کون مندے" تمام مذاہب کے بانیوں نے ایک خدا کی ہی تعلیم دی تھی۔ لیکن بعد میں لوگوں نے اپنے اپنے مطلب کی خاطر نئے نئے اعتقادات بنا لئے ہیں۔ ہر تقریر کے آخر میں مکرم میجر کرتار سنگھ صاحب بہت عمدہ الفاظ میں ہر مقرر کا شکریہ ادا کرتے رہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بھی اس دن رخصت تھی۔ اس لئے اس سکول کے بچوں کی بھی کافی تعداد اس جگہ حاضر تھی۔ بعد میں ٹھیک ۱۲½ بجے سب اپنے گھروں کو لوٹ آئے۔

"نئے عہدیدار مقرر کریں!

کسی کا لحاظ اس سلسلہ میں نہ کریں!"

(حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ)

اس سال وقفِ جدید کی وصولی کی رفتار حسبِ توقع نہیں جبکہ وقفِ جدید کو جاری ہوئے سولہ سال گزر چکے ہیں۔ اب وقفِ جدید کی تحریک جوانی کے دَور میں سے گزر رہی ہے۔ اور اخراجات روز بروز بڑھ رہے ہیں اس لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ امراء کرام وصدر صاحبان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو بہ نظرِ غائر پڑھیں۔ اور احبابِ جماعت کو بار بار سنائیں اور اس کی اہمیت بھی واضح کریں۔

چندہ کی وصولی سے مجھے ان جماعتوں کا علم بخوبی ہو جاتا ہے کہ جن کے بعض عہدیداران مناسب رنگ میں احبابِ جماعت کو تحریک نہیں کر رہے ہیں یا بعض افراد عہدیداران کے ساتھ تعاون نہیں کر رہے۔

بہرحال ان دو صورتوں میں سے کسی ایک کی کمی کی وجہ سے وصولی پر اثر پڑا ہے۔ اس لئے میں اُمید کرتا ہوں کہ اس کمی کو دُور کرتے ہوئے خرچ وقفِ جدید کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر دیگر ذاتی ضروریات پر اسے مقدم رکھ کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"امراءِ جماعت کو چاہیئے کہ جو عہدیدار کام نہ کریں، اُنہیں ہٹا کر نئے عہدیدار مقرر کریں اور کسی کا لحاظ اس سلسلہ میں نہ کریں۔ آخر ہم ایک فرد کا لحاظ کر کے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو کیوں نقصان پہنچائیں"۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ولادت

خاکسار کے برادرِ نسبتی مکرم وسیع الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود کے نیک۔ خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے تمام احباب جماعت سے دُعاؤں کی درخواست ہے۔　خاکسار: برکت علی انعام درویش قادیان۔

مرمّت مقاماتِ مُقدّسہ کیوں ضروری ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔ مرورِ زمانہ کے باعث ان کی ضروری مرمت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے۔ یہاں تک کہ اب صدیوں کے تعمیر شدہ کچھ مکانوں کی چھتیں اور دیواریں بارشوں کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی ہیں۔ اور گر گئی ہیں۔ جن کا تعمیر اور مرمت کرنا نہایت ضروری ہے۔

ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ اُنہیں احمدیت کے دائمی مقدس مرکز قادیان کی براہِ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اس تختگاہِ رسول کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکرانہ کے طور پر مرمت مقاماتِ مقدسہ کی اہم ضرورت کو پورا کریں ——— !!

زکوٰۃ

★ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رُکن ہے۔

★ جس طرح نماز فرض ہے، اسی طرح اس کی ادائیگی فرض ہے۔

★ کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام متصور نہیں ہو سکتا ——!!

★ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رُو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں ——!!

تمام صاحبِ نصاب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین ؛

ناظر بیت المال آمد قادیان

چندہ تحریکِ جدید کا سال نو شروع ہوگیا!

چندہ تحریکِ جدید کا نیا سال یکم نومبر سے شروع ہو چکا ہے۔ اور قادیان کی مقامی جماعت اور بیرون کے وعدے اور رقوم آنی شروع ہوگئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مجاہدین کو ایسا کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہر طرح کی برکات سے انہیں نوازے۔ آمین۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فوری توجہ دینے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے ..... ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اُسے چھوڑا جائے جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے"۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

ایک ضروری اعلان

جملہ خریدارانِ بدر کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے ڈاک خانہ کا پن کوڈ نمبر ضرور تحریر کریں۔ تا بروقت ان تک اخبار بدر پہنچ سکے۔ ڈاک خانہ کے قانون کے لحاظ سے یہ بہت اہم ہے۔ ڈاک خانہ قادیان کا پن نمبر 143516 ہے قادیان خط لکھتے وقت یہ نمبر درج کیا کریں۔ شکریہ۔　(مینیجر بدر)

درخواستِ دُعا

خاکسار ایک عرصہ سے بیمار ہے اور اس کے ساتھ بہت سی ذمہ داریاں بھی ہیں اور بعض کاروباری پریشانیاں بھی ہیں۔ لہذا میں تمام احبابِ جماعت سے درخواستِ دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی کے ساتھ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور کاروبار میں خیر و برکت عطا فرمائے۔ اور تمام ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح حافظ و ناصر رہے آمین ؛

خاکسار: محمد الیاس احمدی
یادگیر